ماہنامہ

ای تعلیم

etaleem

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

January 2026

- روایتی تدریس سے ڈیجیٹل تدریس تک
- دلچسپ اور سرگرمیوں سے بھرپور کلاس روم
- سالانہ امتحانات کی تیاری، کامیابی کا روڈ میپ

06 دلچسپ اور سرگرمیوں سے بھرپور کلاس روم

10 روایتی تدریس سے ڈیجیٹل تدریس تک

12 اچھا سکول کیسے بنتا ہے؟

15 اساتذہ کے مابین ٹیم ورک کیسے پیدا کریں؟

18 دلچسپ اور موثر تدریس کا جدید انداز

21 سالانہ امتحانات کی تیاری؛ کامیابی کا عملی روڈمیپ

24 کم وقت میں زیادہ تیاری

27 استاد اور سوشل میڈیا

30 رفتہ رفتہ اس سے پھر سارا جہاں روشن ہوا

32 آباد ہونے کو ہے اک جہاں

34 سونے اور جاگنے کے آداب

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، شہباز امتیاز

ریسرچ ٹیم:

1۔ارسلان شاکر 2۔ محمد سلیمان

3۔اصغر حمید 4۔ یاسر نواز

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 100روپے

سالانہ سبسکرپشن: 1200روپے

5-E ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن وحدیث

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ الَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳

یہ کتاب ایسی ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں، یہ ہدایت ہے ان ڈر رکھنے والوں کے لیے جو بے دیکھی چیزوں پر ایمان لاتے ہیں، اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے (اللہ کی خوشنودی کے کاموں میں) خرچ کرتے ہیں۔

(سورۃ البقرہ، آیت 2 تا 3)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین کی خاطر مسلسل جنگ کرتی رہے گی، یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔“

(صحیح مسلم 4953)

امتحان سے خوف کیسا؟

امتحان: خوف نہیں، صلاحیتوں کے اظہار کا موقع

امتحانات ہر طالب علم کی تعلیمی زندگی کا ایک اہم مرحلہ ہوتے ہیں۔ یہ محض نمبروں کا کھیل نہیں بلکہ سیکھے گئے علم، سمجھ بوجھ، محنت اور خوداعتمادی کے اظہار کا موقع ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے تعلیمی ماحول میں امتحان کو اکثر خوف، دباؤ اور ذہنی تناؤ کی علامت بنا دیا جاتا ہے، حالانکہ اگر درست تیاری، مثبت رہنمائی اور متوازن حکمتِ عملی اختیار کی جائے تو امتحان بچے کے لیے کامیابی کی سیڑھی بن سکتا ہے۔

امتحان کی مؤثر تیاری کا پہلا اصول **منصوبہ بندی** ہے۔ بچوں کو چاہیے کہ وہ سلیبس کو حصوں میں تقسیم کر کے روزانہ کی بنیاد پر مطالعہ کریں، آخری دنوں کے لیے سب کچھ چھوڑ دینا ذہنی دباؤ کو بڑھاتا ہے۔ اساتذہ اور والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو حقیقت پسندانہ ٹائم ٹیبل بنانے میں مدد دیں، جس میں مطالعہ، دہرائی (Revision)، آرام اور تفریح سب شامل ہوں۔

دوسرا اہم پہلو **سمجھ کر پڑھنا** ہے، نہ کہ رٹا لگانا۔ جدید تعلیمی تقاضے اس بات کے متقاضی ہیں کہ بچے صرف یاد نہ کریں بلکہ سوال کو سمجھیں، تصور کو واضح کریں اور جواب اپنے الفاظ میں لکھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ اس ضمن میں مشق سوالات، ماڈل پیپرز اور گزشتہ امتحانی پرچوں کا حل نہایت مددگار ثابت ہوتا ہے۔

امتحان سے پہلے اور دورانِ امتحان **ذہنی سکون** انتہائی ضروری ہے۔ مناسب نیند، متوازن غذا اور مثبت سوچ بچے کی کارکردگی کو بہتر بناتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچوں کا غیر ضروری موازنہ دوسروں سے نہ کریں بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کریں اور یہ باور کروائیں کہ محنت اصل کامیابی ہے، نتیجہ جو بھی ہو وہ قابلِ قبول ہے۔

اساتذہ کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔ وہ بچوں کو امتحان کی تیاری کے ساتھ ساتھ امتحانی اخلاقیات، وقت کے درست استعمال اور سوالات کو سمجھ کر حل کرنے کی تربیت دیں۔ ایک پُرامن، اعتماد بخش اور رہنمائی پر مبنی ماحول بچے کو خوف سے نکال کر اعتماد کی طرف لے جاتا ہے۔

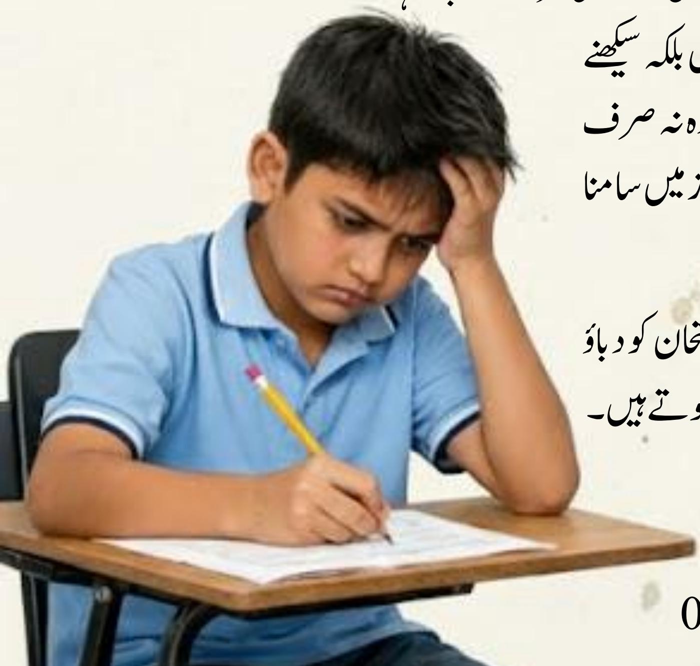

آخر میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ امتحان زندگی کا آخری مرحلہ نہیں بلکہ سیکھنے کے سفر کا ایک حصہ ہے۔ اگر بچے کو درست رہنمائی، محبت اور اعتماد ملے تو وہ نہ صرف امتحان میں بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے بلکہ مستقبل کے چیلنجز کا بھی پُراعتماد انداز میں سامنا کر سکتا ہے۔

ای تعلیم میگزین اپنے تمام طلبہ، والدین اور اساتذہ کو یہی پیغام دیتا ہے کہ امتحان کو دباؤ نہیں، بہتری کا موقع بنائیں — کیونکہ بااعتماد بچے ہی روشن مستقبل کی ضمانت ہوتے ہیں۔

اداریہ

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION
Research & Development Department

2026

HAPPY NEW YEAR

نیا سال — نئے اہداف

نیا سال ہمیں یہ موقع دیتا ہے کہ ہم اپنے رویّوں، طریقۂ تدریس اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں پر نظرِ ثانی کریں اور خود کو مزید مؤثر بنائیں۔
آیئے 2026 کو اپنے لیے اور اپنے طلبہ کے لیے سیکھنے، بہتری اور مثبت تبدیلی کا سال بنائیں۔

- اپنی تدریس کا باقاعدہ جائزہ لیں
- واضح اور مؤثر لیسن پلان تیار کریں
- طلبہ کی صلاحیتوں کو سمجھیں اور نکھاریں
- کلاس روم میں مثبت اور باوقار ماحول قائم کریں
- مسلسل سیکھنے کو اپنا معمول بنائیں
- ٹیکنالوجی اور AI کا مؤثر استعمال کریں
- طلبہ سے مضبوط اور مثبت رابطہ رکھیں
- نظم و ضبط کے ساتھ شفقت اپنائیں
- تخلیقی تدریسی طریقے آزمائیں
- وقت کی بہتر منصوبہ بندی کریں

مالک خان سیال

دلچسپ اور سرگرمیوں سے بھرپور کلاس روم

یہ آرٹیکل کلاس روم کو دلچسپ، سرگرمیوں سے بھرپور اور طلبہ کی فعال شمولیت کے ذریعے مؤثر سیکھنے کا مرکز بنانے کی عملی رہنمائی پیش کرتا ہے۔

تعلیم محض کتابی علم کے رٹے لگوانے یا چند اسباق مکمل کروا دینے کا نام نہیں بلکہ یہ طلبہ کی ذہنی، جذباتی اور تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے اور نکھارنے کا ایک ہمہ جہت عمل ہے۔ایک ایسا کلاس روم جہاں سیکھنے کا عمل دلچسپی، سرگرمی اور تخلیقی اظہار سے بھرپور ہو، وہاں تعلیم بوجھ نہیں بلکہ خوشگوار تجربہ بن جاتی ہے۔جب بچے سوال کرنے، آزمانے، اظہار کرنے اور سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنے کا موقع پاتے ہیں تو علم ان کے لیے محض معلومات نہیں رہتا بلکہ فہم اور شعور میں ڈھل جاتا ہے۔استاد اگر کلاس روم کے ماحول کو جاندار بنائے، سبق کو روزمرہ زندگی سے جوڑے اور تدریس میں سرگرمیوں، کھیل اور مکالمے کو شامل کرے تو طلبہ کی توجہ، دلچسپی اور سیکھنے کی رفتار کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ایسے ہی مؤثر اور متحرک کلاس روم کی تشکیل کے لیے درج ذیل نکات اساتذہ کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جو تدریس کو مؤثر، دلکش اور نتیجہ خیز بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

1- کلاس روم کے ماحول کو پرکشش بنانا

دیواروں اور ماحول کا اثر

کلاس روم صرف چار دیواری نہیں بلکہ بچوں کی نفسیات اور رویے کو تشکیل دینے والی ایک دنیا ہے۔اگر دیواریں خالی اور بے رنگ ہوں تو طلبہ میں سستی اور بے زاری پیدا ہوتی ہے۔اس کے برعکس اگر دیواروں پر رنگین چارٹس، ماڈلز، طالب علموں کی تخلیقات اور مثبت جملے آویزاں ہوں تو یہ طلبہ کو نہ صرف متاثر کرتے ہیں بلکہ ان کے اندر اعتماد بھی بڑھاتے ہیں۔

نشستوں کا انتظام

- دائرے یا گروپوں کی شکل میں بیٹھنے سے طلبہ زیادہ جُڑے رہتے ہیں۔
- کبھی کبھار نشستوں کی ترتیب بدل دینا بھی بچوں کے لیے تازگی کا سبب بنتا ہے۔

حوصلہ افزا ماحول

کلاس میں داخل ہوتے وقت استاد کا خوش اخلاق رویہ، مسکراتا چہرہ اور خوش آمدیدی الفاظ طلبہ کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ وہ ایک محفوظ اور مثبت جگہ پر ہیں۔ ایسا ماحول بچوں کے دل سے خوف اور جھجک کو دور کرتا ہے اور انہیں اعتماد کے ساتھ سیکھنے کی طرف مائل کرتا ہے۔ جب استاد بچوں کی بات غور سے سنتا ہے اور ان کی کوششوں کو سراہتا ہے تو کلاس روم میں باہمی احترام، اپنائیت اور سیکھنے کا شوق خود بخود فروغ پاتا ہے۔

2- تدریس کو سرگرمیوں سے بھرپور بنانا

کھیل کے ذریعے تعلیم

طلبہ فطری طور پر کھیل کو پسند کرتے ہیں۔ استاد اگر کھیل کو سبق کا حصہ بنا دے تو بچے زیادہ توجہ سے پڑھتے ہیں۔ مثلاً:

- **ریاضی** : نمبر پزل، "ریاضی کا بازار"، حسابی کھیل۔
- **زبان** : لفظی زنجیر، کہانی مکمل کرنا، لفظوں سے جملے بنانا۔
- **سائنس** : تجرباتی مظاہرے، چھوٹے ماڈل بنوانا۔

گروپ ورک

طلبہ کو چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے مختلف کام دینا، مثلاً:

- ایک گروپ سوال حل کرے۔
- دوسرا گروپ خاکہ یا چارٹ بنائے۔
- تیسرا گروپ نتائج پیش کرے۔

اس طرح طلبہ مل جل کر سیکھتے ہیں اور ٹیم ورک کی مہارتیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔

رول پلے اور ڈرامائی سرگرمیاں

تاریخ، اسلامیات یا ادب کے اسباق کو اگر کرداروں کے ذریعے پیش کیا جائے تو وہ بچوں کے ذہن میں زیادہ دیر تک نقش ہو جاتے ہیں۔ مثلاً ''قائدِ اعظم کی تقریر''، ''علامہ اقبال کی شاعری'' یا ''سائنسی مخترعین'' کو طلبہ اداکاری کی صورت میں پیش کریں تاکہ وہ موضوع کو محض سنیں نہیں بلکہ خود محسوس کریں۔ اس طرح طلبہ میں اظہارِ خیال، خود اعتمادی اور تخلیقی صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں، اور سبق ایک یادگار تجربہ بن جاتا ہے جو رٹے کے بجائے فہم پر مبنی سیکھنے کو تقویت دیتا ہے۔

3۔ طلبہ کی شمولیت بڑھانا

سوال و جواب

کلاس کو یک طرفہ لیکچر نہ بنائیں۔ طلبہ سے سوال کریں اور ان کی رائے لیں۔ یہ انہیں فعال سیکھنے میں مدد دیتا ہے۔

طلبہ کی پیشکش

ہر ہفتے ایک یا دو طلبہ کو یہ موقع دیں کہ وہ کسی موضوع پر دو تین منٹ کی گفتگو کریں یا چارٹ کے ذریعے کچھ سمجھائیں۔ اس سے ان میں اعتماد اور تقریری صلاحیت پیدا ہو گی۔

مثبت فیڈبیک

طلبہ کی چھوٹی کامیابیوں کو بھی سراہیں۔ ایک اسٹیکر، تالیاں یا ایک جملہ "شاباش، بہت اچھا" ان کے لیے بہت بڑی حوصلہ افزائی ثابت ہوتا ہے۔

4۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

آج کا دور ڈیجیٹل ہے۔ اگر استاد چاہے تو موبائل ایپس اور پروجیکٹر کے ذریعے سبق کو نہایت دلکش بنا سکتا ہے۔

- **ویڈیوز** : مشکل تصورات کو اینیمیشن یا شارٹ کلپس سے واضح کریں۔
- **آن لائن کوئزز** : Kahoot یا Quizizz کے ذریعے بچوں کو فوری ٹیسٹ دیں۔
- **ڈیجیٹل بورڈ** : بورڈ پر انٹرایکٹو ڈرائنگ اور سلائیڈز دکھا کر سبق کو دلچسپ بنائیں۔

5۔ عملی سرگرمیوں کے مزید نمونے

- **سائنس** : پانی کی صفائی، پودوں کی نشوونما، مقناطیس کے مظاہرے۔
- **ریاضی** : اشیاء خرید و فروخت کا کھیل، جیومیٹری اشکال بنانا۔
- **مطالعہ و زبان** : اجتماعی ریڈنگ، اپنی کہانی لکھنا، "لفظ پکڑو" کھیل۔
- **مطالعہ پاکستان / تاریخ** : نقشہ سازی، واقعات کا ٹائم لائن بنانا، "تاریخی عدالت" کھیلنا۔

6۔ استاد کا کردار

استاد کلاس روم کا دل ہوتا ہے۔ اگر استاد خود پرجوش اور دلچسپ ہو تو کلاس بھی جاندار ہو گی۔

- آواز میں اتار چڑھاؤ لائیں۔
- بورڈ پر رنگوں کا استعمال کریں۔

- بورڈ پر رنگوں کا استعمال کریں۔
- سبق کو روزمرہ زندگی کی مثالوں سے جوڑیں۔
- طلبہ کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم کریں۔

7۔ دلچسپ کلاس روم کے فوائد

- طلبہ کی **توجہ میں اضافہ۔**
- سبق کا **زیادہ عرصہ تک یاد رہنا۔**
- طلبہ کی **خود اعتمادی میں اضافہ۔**
- ٹیم ورک، تحقیق اور تخلیقی صلاحیتیں پیدا ہونا۔
- تعلیم کا بوجھ کم ہو کر خوشگوار تجربہ بن جانا۔

عملی چیک لسٹ برائے اساتذہ

کلاس کو دلچسپ بنانے کے لیے استاد درج ذیل نکات پر عمل کریں:

- ✅ کیا کلاس روم کی دیواریں رنگین اور تعلیمی چارٹس سے مزین ہیں؟
- ✅ کیا استاد نے طلبہ کی تخلیقات (ڈرائی نگز، چارٹس، ماڈلز) ڈسپلے کیے ہیں؟
- ✅ کیا نشستوں کا انتظام بدل بدل کر کیا جاتا ہے؟
- ✅ کیا استاد نے سبق میں کم از کم ایک سرگرمی (کھیل، گروپ ورک، کوئز) شامل کی؟
- ✅ کیا طلبہ کو سوال کرنے اور رائے دینے کا موقع دیا گیا؟
- ✅ کیا استاد نے طلبہ کو پریزنٹیشن یا رول پلے کے ذریعے شریک کیا؟
- ✅ کیا کلاس میں مثبت فیڈبیک اور حوصلہ افزائی دی گئی؟
- ✅ کیا ٹیکنالوجی (ویڈیو، ملٹی میڈیا، ایپس) کا استعمال کیا گیا؟
- ✅ کیا سبق کو روزمرہ زندگی سے جوڑنے کی کوشش کی گئی؟
- ✅ کیا استاد نے طلبہ کی دلچسپی کو جانچنے کے لیے چھوٹا کوئز یا سرگرمی کروائی؟

📌 **خلاصہ**: ایک دلچسپ اور مؤثر کلاس روم دراصل استاد کی تخلیقی سوچ، مثبت رویّے اور طلبہ کی فعال شمولیت کا خوبصورت امتزاج ہوتا ہے، جہاں سیکھنے کا عمل محض یک طرفہ تدریس تک محدود نہیں رہتا بلکہ سرگرمیوں، مکالمے اور عملی تجربات کے ذریعے آگے بڑھتا ہے۔ جب استاد تدریس میں جدت، منصوبہ بندی اور بچوں کی نفسیات کو ملحوظ رکھتا ہے تو عام سا سبق بھی طلبہ کے لیے معنی خیز اور یادگار بن جاتا ہے۔ ذرا سی اضافی محنت، سرگرمیوں کا بروقت استعمال اور طلبہ کی حوصلہ افزائی تعلیم کے بوجھ کو خوشگوار تجربے میں بدل سکتی ہے، جس کے نتیجے میں نہ صرف سیکھنے کا معیار بہتر ہوتا ہے بلکہ بچوں میں اعتماد، تخلیقی صلاحیت اور سیکھنے کا شوق بھی پروان چڑھتا ہے۔

محمد سلیمان

روایتی تدریس سے ڈیجیٹل تدریس تک: ایک تعلیمی انقلاب

بدلتا ہوا تعلیمی منظر نامہ

انسانی تاریخ میں علم کی منتقلی کا عمل ہمیشہ ارتقاء پذیر رہا ہے۔ایک دور تھا جب درختوں کے نیچے بیٹھ کر یا تختہ سیاہ اور چاک کی مدد سے علم سکھایا جاتا تھا۔ لیکن اکیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی ٹیکنالوجی نے زندگی کے ہر شعبے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور تعلیم بھی اس سے مستثنیٰ نہ رہی۔ "روایتی تدریس سے ڈیجیٹل تدریس"تک کا یہ سفر محض آلات کی تبدیلی نہیں بلکہ ایک مکمل ذہنی اور سماجی انقلاب ہے۔

روایتی تدریس

روایتی نظامِ تعلیم میں استاد مرکزِ نگاہ ہوتا تھا۔اس نظام کی اپنی کچھ خاص خصوصیات اور مجبوریاں تھیں:

مقام اور وقت کی قید: طالب علم اور استاد کا ایک مخصوص وقت پر ایک مخصوص جگہ (کلاس روم) میں ہونا لازمی تھا۔

محدود وسائل: تعلیم صرف نصابی کتابوں اور لائبریری کی چند جلدوں تک محدود تھی۔

یکطرفہ ابلاغ: زیادہ تر معاملات میں استاد معلومات فراہم کرتا تھا اور طالب علم اسے نوٹ کرتا تھا۔

اگرچہ اس نظام نے ہمیں عظیم مفکرین اور سائنسدان دیے، لیکن بڑھتی ہوئی آبادی اور تیزی سے بدلتی دنیا کی ضروریات کو پورا کرنا اس کے لیے مشکل ہوتا جا رہا تھا۔

ڈیجیٹل تدریس کا آغاز

ڈیجیٹل تدریس (Digital Learning) سے مراد وہ نظام ہے جس میں کمپیوٹر، انٹرنیٹ، اور سافٹ ویئر کے ذریعے تعلیم دی جاتی ہے۔اس انقلاب نے تعلیم کو چار دیواری سے نکال کر پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے۔

1.رسائی کی آسانی (Accessibility)

ڈیجیٹل انقلاب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اب علم کسی خاص طبقے یا علاقے تک محدود نہیں۔گاؤں میں بیٹھا بچہ بھی وہی لیکچر سن سکتا ہے جو ہارورڈ یا آکسفورڈ کا طالب علم سن رہا ہے۔

2.وقت کی بچت اور لچک (Flexibility)

ڈیجیٹل تدریس میں "ریکارڈڈ لیکچرز" نے وقت کی قید ختم کر دی ہے۔اب طالب علم اپنی سہولت کے مطابق رات ہو یا دن، کہیں بھی پڑھ سکتا ہے۔

ٹیکنالوجی کے کلیدی ستون: ای لرننگ اور مصنوعی ذہانت

لرننگ مینجمنٹ سسٹم (LMS): گوگل کلاس روم اور موڈل جیسے پلیٹ فارمز نے ہوم ورک، حاضری اور امتحانات کو پیپر لیس (Paperless) بنا دیا ہے۔

مصنوعی ذہانت (AI): اب ایسے سافٹ ویئر موجود ہیں جو طالب علم کی کمزوریوں کو پہچان کر اسے ذاتی نوعیت کا تعلیمی مواد فراہم کرتے ہیں۔

ورچوئل رئیلٹی (VR): سائنس کے تجربات اب خطرناک لیبارٹریوں کے بجائے ورچوئل دنیا میں محفوظ طریقے سے کیے جا رہے ہیں۔

روایتی اور ڈیجیٹل تدریس کا تقابلی جائزہ

زاویہ/خصوصیت	روایتی تدریس(Traditional)	ڈیجیٹل تدریس(Digital)
مرکزِ توجہ	استاد محور، طلبہ زیادہ تر نوٹس لیتے ہیں	طالب علم محور، خود اپنی رفتار سے سیکھتا ہے، استاد رہنما کا کردار ادا کرتا ہے
رسائی اور لچک	مخصوص وقت اور جگہ کی پابندی	کسی بھی جگہ اور وقت پر آن لائن تعلیم ممکن
تعلیمی وسائل	کتابیں، نوٹس اور کلاس کے مواد تک محدود	ویڈیوز، اینیمیشنز، ای-بکس، پوڈکاسٹ اور عالمی وسائل تک فوری رسائی
سماجی تعامل	آمنے سامنے رابطہ، سماجی تعلقات مضبوط	آن لائن فورمز، ویڈیو کالز اور چیٹ کے ذریعے تعامل، حقیقی کلاس روم کی گرمجوشی کم
لاگت اور اخراجات	اسکول، ہاسٹل، بجلی اور مہنگی کتابوں کی وجہ سے زیادہ خرچ	عمارت وسفر کے اخراجات ختم، صرف انٹرنیٹ اور ڈیوائس درکار
جانچ اور نتائج	امتحانات اور نتائج کا عمل طویل، کئی ہفتے یا مہینے لگ سکتے ہیں	آن لائن کوئز کے ذریعے فوری نتائج اور فوری فیڈبیک ممکن

روایتی تدریس سے ڈیجیٹل تدریس تک کا یہ سفر انسانی عقل کی معراج ہے۔اس انقلاب نے تعلیم کو سستا، عام اور دلچسپ بنا دیا ہے۔اگر ہم نے وقت کے ساتھ خود کو نہ بدلا تو ہم عالمی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ٹیکنالوجی کو بطورِ ہتھیار استعمال کریں تاکہ انفرادی اور قومی سطح پر ترقی کی نئی منازل طے کی جاسکیں۔

"تعلیم وہ سب سے طاقتور ہتھیار ہے جسے آپ دنیا بدلنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اس ہتھیار کی دھار ہے۔"

مالک خان سیال

اچھا سکول کیسے بنتا ہے؟

بنیادی ستون اور عملی حکمتِ عملی

اچھا اسکول کسی ایک فیصلے، ایک فرد یا ایک سال کی محنت کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک مسلسل سفر ہے جس میں سوچ، نظام، رویّے اور قیادت سب مل کر کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک معیاری اسکول وہ ہوتا ہے جہاں تعلیم محض نصاب کی تکمیل نہیں بلکہ بچوں کی فکری، اخلاقی اور سماجی نشوونما کا ذریعہ بن جائے۔

وژن، مشن اور تعلیمی سمت

ہر اچھے اسکول کے پیچھے ایک واضح وژن ہوتا ہے جو یہ طے کرتا ہے کہ ہم کیسا طالب علم تیار کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وژن محض دیوار پر آویزاں جملہ نہیں بلکہ روزمرہ فیصلوں کی بنیاد ہونا چاہیے۔ پرنسپل کی ذمہ داری ہے کہ اس وژن کو اساتذہ، طلبہ اور والدین تک مؤثر انداز میں منتقل کرے اور ہر سرگرمی کو اسی سمت میں لے جائے۔

تعلیمی قیادت کا فعال کردار

ایک مؤثر پرنسپل انتظامی امور کے ساتھ ساتھ تعلیمی قیادت فراہم کرتا ہے۔ وہ کلاس روم میں جا کر تدریس دیکھتا ہے، اساتذہ سے تعلیمی گفتگو کرتا ہے اور مسائل کے حل میں عملی کردار ادا کرتا ہے۔ ایسی قیادت خوف نہیں بلکہ اعتماد پیدا کرتی ہے، جس سے اساتذہ بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔

تدریس کا معیار اور کلاس روم کلچر

اچھے اسکول کی اصل جان کلاس روم ہوتا ہے۔ یہاں استاد صرف لیکچر دینے والا نہیں بلکہ سیکھنے کا رہنما ہوتا ہے۔ سبق کی منصوبہ بندی، سرگرمی پر مبنی تدریس، سوال و جواب، گروپ ورک اور مثالوں کے ذریعے پڑھانا بچوں کی فہم کو مضبوط بناتا ہے۔ ایک مثبت کلاس روم کلچر بچے کو سوال کرنے اور غلطی سے سیکھنے کی آزادی دیتا ہے۔

اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت اور رہنمائی

اساتذہ کی تربیت کسی ایک ورکشاپ یا سالانہ سیشن تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ یہ ایک مسلسل اور منظم عمل ہونا چاہیے۔ تعلیمی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، نصاب، تدریسی طریقے اور طلبہ کی نفسیات ہر دور میں نئے تقاضے سامنے لاتی ہیں۔ ایسے میں وہ اسکول کامیاب رہتے ہیں جو اپنے اساتذہ کو سیکھنے کا مسلسل موقع فراہم کرتے ہیں۔ تربیتی ورکشاپس، تدریسی مہارتوں پر نشستیں، اور مضمون ناتی فورمز اساتذہ کے اعتماد اور پیشہ ورانہ معیار کو بہتر بناتے ہیں۔

ساتھی اساتذہ کی کلاس آبزرویشن ایک مؤثر ذریعہ ہے جس سے باہمی سیکھنے کا ماحول بنتا ہے۔ جب استاد ایک دوسرے کی کلاس دیکھتے اور تعمیری گفتگو کرتے ہیں تو تدریس کے نئے زاویے سامنے آتے ہیں۔ اچھا اسکول غلطی پر سرزنش نہیں کرتا بلکہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ وہ استاد کو کمزور نہیں بلکہ قابلِ ترقی سمجھتا ہے اور یہی رویہ تعلیمی معیار کو بلند کرتا ہے۔

طلبہ کی انفرادی ضروریات کا خیال

ہر بچہ منفرد صلاحیتوں، دلچسپیوں اور سیکھنے کے انداز کے ساتھ اسکول آتا ہے۔ کچھ بچے جلد سیکھ لیتے ہیں، کچھ کو وقت درکار ہوتا ہے اور کچھ عملی سرگرمیوں سے بہتر سیکھتے ہیں۔ اچھا اسکول اس فرق کو مسئلہ نہیں بلکہ حقیقت مانتا ہے۔ تدریس میں لچک، مختلف سرگرمیوں کا استعمال اور انفرادی توجہ اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ کوئی بچہ پیچھے نہ رہ جائے۔

کمزور طلبہ کے لیے اضافی رہنمائی اور تکرار، اوسط طلبہ کے لیے استحکام اور تیز سیکھنے والوں کے لیے چیلنجنگ سرگرمیاں ایک متوازن تعلیمی ماحول پیدا کرتی ہیں۔ اساتذہ جب ہر بچے کی پیش رفت پر نظر رکھتے ہیں تو بچے خود کو اہم اور قابل محسوس کرتے ہیں، جو سیکھنے کے عمل کو مزید مضبوط بناتا ہے۔

نظم و ضبط بطور تربیتی عمل

نظم و ضبط کو اگر صرف سزا کے تناظر میں دیکھا جائے تو اس کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اچھے اسکول میں نظم و ضبط کردار سازی کا ذریعہ ہوتا ہے، نہ کہ خوف پیدا کرنے کا ہتھیار۔ واضح، منصفانہ اور عمر کے مطابق قوانین بچوں کو ذمہ داری کا شعور دیتے ہیں۔ جب بچے جانتے ہیں کہ کسی عمل کے کیا نتائج ہوں گے تو وہ خود نظم و ضبط سیکھتے ہیں۔

استاد کا رویہ یہاں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ استاد کی زبان، برداشت اور انصاف بچے کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔ احترام پر مبنی نظم و ضبط بچوں میں خود اعتمادی، ضبطِ نفس اور سماجی شعور پیدا کرتا ہے، جو مستقبل کی زندگی میں ان کے کام آتا ہے۔

جائزہ، امتحان اور فیڈبیک کا مؤثر نظام

اچھے اسکول میں جائزے کا مقصد صرف نمبرز دینا نہیں بلکہ سیکھنے کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ تشخیصی جائزہ (Formative Assessment) اساتذہ کو بروقت یہ جاننے میں مدد دیتا ہے کہ طالب علم کہاں مشکل محسوس کر رہا ہے اور کہاں بہتری آ رہی ہے۔ اس طرح تدریس میں فوری تبدیلی ممکن ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اساتذہ کے لیے بھی فیڈبیک کا نظام موجود ہوتا ہے۔ تعمیری اور باوقار فیڈبیک استاد کو دفاعی بنانے کے بجائے سیکھنے پر آمادہ کرتا ہے۔ جب جائزہ، امتحان اور فیڈبیک ایک مربوط نظام بن جائیں تو تعلیمی معیار خود بخود بلند ہونے لگتا ہے۔

والدین کے ساتھ تعلیمی شراکت

اچھا اسکول والدین کو صرف نتائج بتانے کے لیے نہیں بلاتا بلکہ انہیں تعلیمی سفر کا حصہ بناتا ہے۔ والدین بچے کی پہلی درسگاہ ہوتے ہیں، اس لیے اسکول اور گھر کا ربط نہایت ضروری ہے۔ ورکشاپس، اوپن کلاسز اور مشاورتی نشستیں والدین کو یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہیں کہ وہ گھر میں کس طرح بچے کی مدد کر سکتے ہیں۔

جب والدین اور اساتذہ ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہیں تو بچے کو متضاد پیغامات نہیں ملتے۔ اس ہم آہنگی سے بچے کی تعلیمی کارکردگی، رویّہ اور اعتماد سب بہتر ہوتے ہیں۔

اخلاقی و سماجی تربیت

تعلیم اگر صرف معلومات تک محدود رہے تو اس کا فائدہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ اچھا اسکول بچوں میں دیانت، احترام، وقت کی پابندی، ذمہ داری اور تعاون جیسی اقدار کو عملی طور پر فروغ دیتا ہے۔ یہ اقدار صرف نصابی کتابوں سے نہیں بلکہ روزمرہ رویّوں، اساتذہ کی مثال اور اسکول کے مجموعی کلچر سے منتقل ہوتی ہیں۔

جب بچہ اسکول میں انصاف، احترام اور باہمی تعاون دیکھتا ہے تو وہ انہی اقدار کو اپنی زندگی کا حصہ بناتا ہے۔ یہی اخلاقی بنیاد اسے ایک اچھا طالب علم ہی نہیں بلکہ ایک ذمہ دار شہری بھی بناتی ہے۔

محفوظ، خوشگوار اور سیکھنے والا ماحول

بچہ اسی ماحول میں بہترین سیکھتا ہے جہاں وہ خود کو محفوظ، محترم اور قابلِ قدر محسوس کرے۔ اچھے اسکول میں تحفظ صرف عمارت یا حفاظتی انتظامات تک محدود نہیں ہوتا بلکہ یہ ذہنی اور جذباتی سطح تک پھیلا ہوتا ہے۔ ایسے اسکول میں بچوں کو خوف، تحقیر یا بے جا دباؤ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا بلکہ انہیں اظہارِ خیال اور سوال کرنے کی آزادی دی جاتی ہے۔ استاد بچے کی بات غور سے سنتا ہے، اس کے احساسات کو سمجھتا ہے اور اسے اعتماد کے ساتھ آگے بڑھنے کا حوصلہ دیتا ہے۔

خوشگوار تعلیمی ماحول بچوں میں سیکھنے کی رغبت پیدا کرتا ہے۔ صاف ستھری کلاس رومز، مثبت زبان، دوستانہ رویّہ اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات بچے کو اسکول سے جوڑے رکھتے ہیں۔ جب بچہ اسکول کو ایک محفوظ اور دوستانہ جگہ سمجھتا ہے تو وہ نہ صرف تعلیمی لحاظ سے بہتر کارکردگی دکھاتا ہے بلکہ اس کی شخصیت بھی متوازن انداز میں پروان چڑھتی ہے۔

ڈیٹا پر مبنی فیصلے

اچھا اسکول اندازوں اور ذاتی قیاس آرائیوں پر انحصار نہیں کرتا بلکہ حقائق اور شواہد کی بنیاد پر فیصلے کرتا ہے۔ حاضری کا ریکارڈ، امتحانی نتائج، طلبہ کے رویّے اور تدریسی کارکردگی کا منظم تجزیہ اسکول کو اپنی اصل صورتِ حال سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس ڈیٹا کی روشنی میں کمزوریوں کی نشاندہی اور مضبوط پہلوؤں کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

ڈیٹا پر مبنی فیصلے اساتذہ اور انتظامیہ دونوں کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ جب فیصلے شفاف اور حقائق پر مبنی ہوں تو اعتماد پیدا ہوتا ہے اور بہتری کے اقدامات مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔ اس طریقۂ کار سے اسکول کا تعلیمی نظام زیادہ منظم، منصفانہ اور نتیجہ خیز بن جاتا ہے۔

مسلسل بہتری اور خود احتسابی

اچھا اسکول کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ وہ کامل ہے۔ وہ اپنی کامیابیوں پر شکر گزار ضرور ہوتا ہے مگر کمزوریوں کو نظرانداز نہیں کرتا۔ مسلسل بہتری کا عمل خود احتسابی سے شروع ہوتا ہے، جہاں اسکول اپنی کارکردگی کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیتا ہے۔ ہر سال کے تجربات، نتائج اور مشاہدات کی روشنی میں نئے اہداف طے کیے جاتے ہیں۔

یہ رویّہ اساتذہ اور انتظامیہ میں سیکھنے کی ثقافت کو فروغ دیتا ہے۔ غلطیوں کو چھپانے کے بجائے ان سے سیکھنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ واضح منصوبہ بندی، قابلِ عمل اہداف اور باقاعدہ جائزہ اسکول کو جمود سے نکال کر ترقی کی راہ پر گامزن رکھتا ہے، اور یہی تسلسل ایک عام ادارے کو ایک مثالی اسکول میں تبدیل کرتا ہے۔

اختتامی کلمات

اچھا اسکول محض اینٹوں، کمروں اور نظام الاوقات کا مجموعہ نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک زندہ، متحرک اور مسلسل نشوونما پانے والا نظام ہوتا ہے، جس کی بنیاد افراد کی نیت، اخلاص، محنت اور باہمی تعاون پر رکھی جاتی ہے۔ جب قیادت واضح وژن کے ساتھ رہنمائی کرے، اساتذہ سیکھنے اور سکھانے کو عبادت سمجھیں، طلبہ کو تعلیمی عمل کا مرکز بنایا جائے اور والدین کو محض ناظر نہیں بلکہ شراکت دار تسلیم کیا جائے، تو اسکول ایک عام تعلیمی ادارہ نہیں رہتا بلکہ ایک ایسا تربیتی مرکز بن جاتا ہے جہاں کردار، فکر اور شعور کی تعمیر ہوتی ہے۔ اسی ماحول میں پرورش پانے والے بچے نہ صرف تعلیمی میدان میں کامیاب ہوتے ہیں بلکہ معاشرے کے لیے مثبت، ذمہ دار اور باکردار شہری بن کر اُبھرتے ہیں، اور یوں اسکول آنے والی نسلوں کی تعمیر گاہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

محمد طاہر عباس

اساتذہ کے مابین ٹیم ورک کیسے پیدا کریں؟

تعلیم کا نظام صرف نصاب کی تکمیل یا طلبہ کو گریڈ دلوانے تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک مربوط عمل ہے جس میں اساتذہ بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی بھی ادارے کی کامیابی کا انحصار اس کے اساتذہ کے درمیان باہمی تعاون، ہم آہنگی اور ٹیم ورک پر ہوتا ہے۔ اگر اساتذہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کریں، ایک دوسرے سے سیکھیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں، تو نہ صرف طلبہ کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے بلکہ ادارے کا تعلیمی معیار بھی بلند ہوتا ہے۔

ٹیم ورک کی اہمیت

اساتذہ کے درمیان ٹیم ورک دراصل ایک ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جہاں:

- خیالات اور تجربات کا تبادلہ ہوتا ہے۔
- تدریسی معیار میں بہتری آتی ہے۔
- تعلیمی مسائل کے حل کے لیے اجتماعی سوچ پیدا ہوتی ہے۔
- ایک مثبت، پرامن اور حوصلہ افزا ماحول جنم لیتا ہے۔

جب اساتذہ ایک ٹیم کی طرح کام کرتے ہیں تو وہ ادارے کی ترقی کے لیے متحد ہو جاتے ہیں۔ ہر استاد اپنے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اجتماعی مقصد کے لیے محنت کرتا ہے۔ یہی جذبہ کسی بھی ادارے کو کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔

ٹیم ورک میں رکاوٹیں

کئی بار اساتذہ کے درمیان ٹیم ورک کی راہ میں کچھ رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں، مثلاً:

- حسد یا مقابلے کا جذبہ
- ایک دوسرے کے طریقۂ تدریس پر تنقید
- انتظامیہ کی جانب سے تعاون کی کمی
- کمیونیکیشن کا فقدان
- کام کی زیادتی اور وقت کی کمی

ان رکاوٹوں کو دور کیے بغیر حقیقی ٹیم ورک ممکن نہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اسکول انتظامیہ ایک ایسا ماحول پیدا کرے جہاں ہر استاد کو عزت، اہمیت اور اظہارِ رائے کا حق حاصل ہو۔

ٹیم ورک پیدا کرنے کے مؤثر طریقے

اساتذہ کے درمیان ٹیم ورک پیدا کرنے کے لیے چند مؤثر اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

مثبت سکول کلچر

ٹیم ورک اس وقت مضبوط ہوتا ہے جب ادارے کی فضا مثبت ہو۔
انتظامیہ کو چاہیے کہ:

- باہمی عزت و احترام کو فروغ دے۔
- کامیابیوں کو مل کر منانے کی روایت قائم کرے۔
- ایک دوسرے کے کام کی تعریف کو ادارتی ثقافت کا حصہ بنائے۔

"Teacher of the Month" یا "Best Collaborative Team" جیسے اعزازات اساتذہ کو مزید متحد کرتے ہیں۔

مشترکہ منصوبہ بندی

اساتذہ کے درمیان باہمی رابطہ اور مشترکہ منصوبہ بندی ٹیم ورک کی بنیاد ہے۔ اس کے لیے:

- مختلف مضامین کے اساتذہ کو مشترکہ پلاننگ میٹنگز میں شامل کیا جائے۔
- سالانہ و ماہانہ تدریسی منصوبے ایک ساتھ ترتیب دیے جائیں۔
- ہر استاد اپنی کلاس کے تجربات دوسروں کے ساتھ شیئر کرے۔

یہ طریقہ کار نہ صرف تدریس میں ہم آہنگی پیدا کرتا ہے بلکہ اساتذہ کے درمیان اعتماد کو بھی بڑھاتا ہے۔

کمیونیکیشن اور باہمی رابطہ مضبوط بنائیں

بہترین ٹیم ورک کے لیے مؤثر کمیونیکیشن ناگزیر ہے۔

ادارے کو چاہیے کہ:

Google Classroom یا WhatsApp جیسا پلیٹ فارم استعمال کیا جائے۔
روزمرہ بات چیت کے لیے
ہفتہ وار تدریسی تبادلۂ خیال منعقد کیے جائیں۔
کھلے دل سے ایک دوسرے کے خیالات کو سنا جائے۔
باہمی رابطے سے غلط فہمیاں کم ہوتی ہیں اور مشترکہ فیصلے زیادہ مؤثر بنتے ہیں۔

پروفیشنل ڈیولپمنٹ سیشن

اساتذہ کی تربیت کے لیے مشترکہ سیشنز یا ورکشاپس کا اہتمام کیا جائے جن میں:

- ٹیم ورک، کمیونیکیشن، کانفلیکٹ مینجمنٹ اور فیصلہ سازی پر گفتگو ہو۔
- گروپ ایکٹیویٹیز کے ذریعے عملی تربیت دی جائے۔

ایسے پروگرام اساتذہ کے درمیان اعتماد اور اشتراکِ عمل کو فروغ دیتے ہیں۔

غیر رسمی میل جول اور تفریحی مواقع

تعلیمی ماحول میں بھی غیر رسمی تعلقات اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
کبھی کبھار:
اسٹاف پکنک، کھیلوں کے مقابلے،
یا "Teacher's Day" جیسی تقریبات
اساتذہ کے درمیان قربت، خوش مزاجی اور دوستی بڑھاتی ہیں۔
غیر رسمی تعلقات رسمی ٹیم ورک کو مضبوط کرتے ہیں۔

انتظامیہ کا کردار

ادارے کی انتظامیہ ٹیم ورک کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔انتظامیہ کو چاہیے کہ:

- تمام اساتذہ کو برابر مواقع فراہم کرے۔
- گروپزم کے بجائے اجتماعی سوچ کو فروغ دے۔
- کھلے دروازے کی پالیسی اپنائے تاکہ ہر استاد اپنے خیالات بلا جھجک پیش کر سکے۔
- ٹیم کی کامیابی کو انفرادی کامیابی سے زیادہ اہمیت دے۔

ایک مثبت، حوصلہ افزا اور منصفانہ ماحول ہی ٹیم ورک کی بنیاد ہے۔

اساتذہ کا باہمی رویہ

اساتذہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ:

- عزت و احترام کا رویہ اپنائیں۔
- مدد، مشورہ اور رہنمائی کے لیے ہمیشہ دستیاب رہیں۔
- کسی دوسرے کی کامیابی کو حسد کے بجائے خوشی کے ساتھ قبول کریں۔ اختلافات کو ذاتی بنانے کے بجائے علمی گفتگو تک محدود رکھیں۔

یہ رویے ٹیم ورک کو مضبوط کرتے ہیں اور ادارے میں اعتماد کا ماحول پیدا کرتے ہیں۔

نتیجہ

اساتذہ کے درمیان ٹیم ورک کسی بھی تعلیمی ادارے کی روح ہے۔جب استاد ایک ٹیم کی طرح کام کرتے ہیں تو وہ نہ صرف ایک دوسرے کے لیے بلکہ طلبہ کے لیے بھی ایک مثالی ماحول قائم کرتے ہیں۔

ٹیم ورک صرف کام بانٹنے کا نام نہیں بلکہ ایک دوسرے پر اعتماد، مشترکہ اہداف اور مسلسل تعاون کا نام ہے۔ اگر ہر استاد یہ سوچ لے کہ ادارے کی ترقی ہی اس کی ذاتی ترقی ہے، تو یقیناً ہمارا تعلیمی نظام ایک نئے عروج کو چھو سکتا ہے۔

یاسر نواز

دلچسپ اور موثر تدریس کا جدید انداز

اکیسویں صدی کے تعلیمی چیلنجز

جدید دور کے طالب علم ٹیکنالوجی کی گود میں پروان چڑھے ہیں، جہاں انٹرنیٹ، سمارٹ فونز اور ویڈیو گیمز انہیں فوری تسکین (instant gratification) اور مسلسل تحریک فراہم کرتے ہیں۔

اس کے برعکس، روایتی تدریسی طریقہ کار، جو یکطرفہ لیکچرز اور کتابی مواد پر مشتمل ہوتا ہے، اکثر طالب علموں کو بوریت کا شکار کر دیتا ہے۔ دنیا بھر میں تعلیمی ماہرین اس چیلنج کا سامنا کر رہے ہیں کہ کس طرح طالب علموں کی کم ہوتی ہوئی دلچسپی (engagement) اور حوصلہ افزائی (motivation) کو بڑھایا جائے۔ اسی مسئلے کے حل کے طور پر **Gamification** کا تصور سامنے آیا۔ تعلیم میں **Gamification** سے مراد یہ ہے کہ گیم ڈیزائن کے عناصر، اصول اور میکانزم کو ایسے سیاق و سباق (contexts) میں شامل کیا جائے جو بنیادی طور پر گیمز نہیں ہیں—بالخصوص رسمی تعلیم۔ یہ تصور پورے نصاب کو ویڈیو گیم میں بدلنا نہیں ہے، بلکہ ان عوامل کو استوار کرنا ہے جو لوگوں کو گیمز کھیلنے پر آمادہ کرتے ہیں جیسے انعام، پیش رفت، اور مسابقت کا احساس اور انہیں کلاس روم میں لاگو کرنا۔

نفسیاتی بنیادیں (Psychological Foundations)

گیمیفکیشن ایک تعلیمی ٹول نہیں ہے؛ یہ انسانی نفسیات اور طرزِ عمل (behavior) کو سمجھنے پر مبنی ہے۔ یہ بنیادی طور پر تین طاقتور انسانی خواہشات کو استعمال کرتی ہے: سیکھنے کی فطری دلچسپی، کامیابی کی طلب اور دوسروں سے بہتر بننے کی خواہش۔ اس سے نہ صرف طالب علم کی توجہ بڑھتی ہے بلکہ مستقل سیکھنے کی عادت بھی پروان چڑھتی ہے۔

خود مختاری اور کنٹرول

طالب علموں کو یہ محسوس ہونا چاہیے کہ ان کا اپنے سیکھنے کے راستے پر کچھ کنٹرول ہے۔ گیمز میں، کھلاڑی انتخاب کرتے ہیں کہ وہ کس ترتیب سے مشن مکمل کریں گے۔

تعلیم میں، گیمیفیکیشن طالب علموں کو یہ اختیار دے کر دلچسپی پیدا کرتی ہے کہ وہ اسائنمنٹ (Quests) کی مشکل کی سطح یا مکمل کرنے کا طریقہ منتخب کر سکتے ہیں۔ تعلیم کے جدید طریقوں کو اپنانے سے طالبِ علموں کی خود مختاری میں اضافہ ہو گا۔ یہ محض ایک تعلیمی نقطہ نظر نہیں ہے، بلکہ ایک ایسا طریقہ کار ہے جو طلباء کی شخصیت کی مکمل نشوونما کی ضمانت دیتا ہے۔ جب طلباء کو اپنی تعلیم کی ذمہ داری خود لینے کا موقع دیا جاتا ہے تو وہ زیادہ پر اعتماد، متحرک اور ذمہ دار بنتے ہیں۔ خود مختاری کا فروغ طلباء میں تنقیدی سوچ (Critical Thinking) اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت (Problem-Solving Skills) کو جلا بخشتا ہے۔ جب طالب علم خود سے سوال پوچھتے ہیں، اپنے سیکھنے کے راستے کا تعین کرتے ہیں اور اپنے فیصلوں کے نتائج کا سامنا کرتے ہیں، تو وہ حقیقی دنیا کے چیلنجز کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ خود مختاری نہ صرف ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے بلکہ انہیں زندگی کے ہر میدان میں خود انحصاری کے لیے بھی تیار کرتی ہے۔ وہ صرف نصابی کتابوں تک محدود نہیں رہتے بلکہ تحقیق، سوال پوچھنے اور معلومات کے مختلف ذرائع کو جانچنے کا حوصلہ حاصل کرتے ہیں۔

مہارت کا احساس

انسان کو کسی چیز میں بہتر ہونے کی فطری خواہش ہوتی ہے، گیمیفیکیشن میں "لیول اپ" کرنا یا "بیج" حاصل کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ طالب علم ایک مشکل ہنر میں مہارت حاصل کر چکا ہے۔ یہ مسلسل پیش رفت (progress) کا احساس دلاتا ہے اور طالب علم کو مزید سیکھنے کی ترغیب دیتا

عملی عناصر اور ان کا استعمال (Practical Elements and Their Application)

Gamification کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے کئی بنیادی عناصر کو استعمال کیا جاتا ہے:

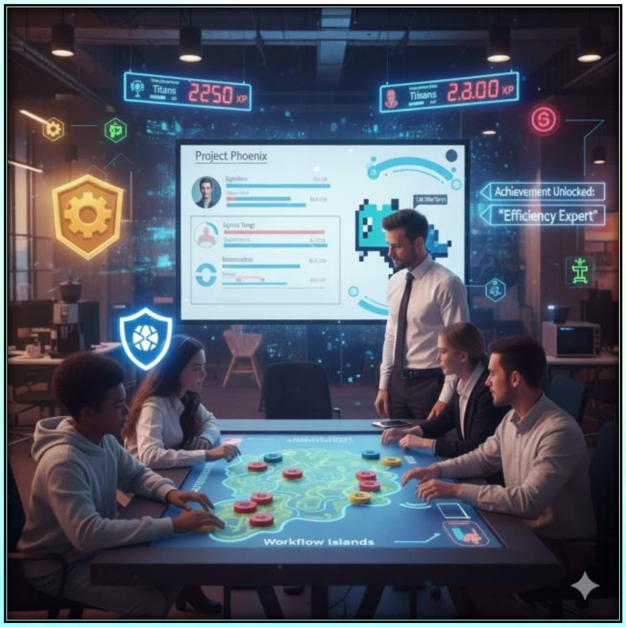

پوائنٹس، ایکس پی، اور لیولز (PBL) :

(Experience Points):XP یہ صرف نمبر نہیں ہیں، بلکہ یہ طالب علم کی کوشش، حصہ لینے، اور چھوٹے اہداف کو حاصل کرنے کا اعتراف ہے۔ مثال کے طور پر، ریاضی کی کلاس میں ایک مشکل مسئلہ حل کرنے پر 100 XP ملتے ہیں۔

لیولز (Levels): نصابی مواد کو تقسیم کر کے ہر لیول پر نئی مشکلات اور نئے ہنر متعارف کرائے جاتے ہیں۔ لیول بڑھنے کا مطلب ہے کہ طالب علم اب زیادہ مشکل مواد کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہے۔

بیجز اور مجموعات:

بیجز چھوٹے، علامتی انعامات (symbolic rewards) ہوتے ہیں جو کسی خاص کارکردگی پر دیے جاتے ہیں۔

ہنری بیجز : یہ کسی مخصوص مہارت کے حصول پر دیے جاتے ہیں (مثلاً، "گرامر گرو" یا "ڈیٹا ماسٹر")۔

رویے کے بیجز : یہ بہتر رویے، کلاس میں فعال شرکت، یا دوسروں کی مدد کرنے پر دیے جاتے ہیں۔

فوائد : یہ پوائنٹس سے زیادہ مؤثر ہوتے ہیں کیونکہ یہ طالب علم کی مخصوص صلاحیتوں کی نشاندہی کرتے ہیں، جیسے فوج میں میڈل۔

لیڈر بورڈز اور مسابقت:

لیڈر بورڈز طالب علموں کی درجہ بندی (ranking) کو پوائنٹس یا بیجز کی بنیاد پر دکھاتے ہیں۔

نفاذ : بہترین نفاذ یہ ہے کہ طالب علموں کو چھوٹی ٹیموں میں تقسیم کیا جائے تاکہ مسابقت گروپوں کے درمیان ہو، نہ کہ صرف انفرادی طور پر۔ اس سے کمتر کارکردگی دکھانے والے طالب علموں میں حوصلہ شکنی (discouragement) کم ہوتی ہے۔

لیولز اور ترقی: کسی کورس کو لیولز کی ایک سیریز کے طور پر ترتیب دینا (مثلاً "بنیادی" سے "ماہر" تک) طلباء کو ترقی کا واضح راستہ فراہم کرتا ہے اور ان کی نشوونما کو تسلیم کرتا ہے۔

مقصد کو کھیل سے جوڑیں:

اصول : کھیل کو سبق کا مقصد ہونا چاہیے، نہ کہ صرف ایک اضافی چیز۔

عمل : یقینی بنائیں کہ پوائنٹس کمانے یا بیج حاصل کرنے کے لیے طلباء کو اصل میں مطلوبہ مہارتوں کا استعمال اور علم کا اطلاق کرنا پڑے۔ اگر ایک کوئز کے لیے بیج ہے، تو اس کوئز میں اہم تعلیمی مواد شامل ہونا چاہیے۔

کامیابی : جب گیم کے چیلنجز براہ راست سیکھنے کے مقاصد کی عکاسی کرتے ہیں، تو لگاؤ اور سیکھنے کے نتائج دونوں بہتر ہوتے ہیں۔

انتخاب اور خود مختاری شامل کریں:

اصول : کھلاڑیوں کو اپنا راستہ منتخب کرنے میں مزہ آتا ہے۔ طلباء کو بھی ایسا موقع دیں۔

عمل : طلباء کو کاموں کا ایک مینو فراہم کریں جہاں وہ انتخاب کر سکیں کہ پہلے کون سا "مشن" مکمل کرنا ہے یا وہ کن مختلف طریقوں سے پوائنٹس حاصل کر سکتے ہیں۔ کامیابی: خود مختاری کا احساس لگاؤ اور ملکیت کو بڑھاتا ہے، جس سے طلباء اپنی تعلیم کے لیے زیادہ ذمہ دار بنتے ہیں۔

محمد سلیمان

سالانہ امتحانات کی تیاری: کامیابی کا عملی روڈمیپ

سالانہ امتحانات محض طالب علموں کی قابلیت کا امتحان نہیں ہوتے، بلکہ یہ ایک استاد کی سال بھر کی محنت، حکمتِ عملی اور تدریسی مہارت کا عکس بھی ہوتے ہیں۔ امتحان کا نام سنتے ہی طلبہ کے ذہنوں پر ایک خاص قسم کا دباؤ سوار ہو جاتا ہے۔ ایک ماہر استاد وہی ہے جو اس دباؤ کو تعمیری توانائی میں بدل دے۔

ذیل میں وہ عملی روڈمیپ دیا گیا ہے جس پر عمل کر کے اساتذہ اپنے طلبہ کو نہ صرف بہترین نتائج کے لیے تیار کر سکتے ہیں بلکہ ان کے اندر خوداعتمادی بھی پیدا کر سکتے ہیں۔

1. نفسیاتی تیاری اور ذہنی ہم آہنگی

امتحان کی تیاری کا پہلا مرحلہ نصاب ختم کرنا نہیں، بلکہ طالب علم کو ذہنی طور پر تیار کرنا ہے۔

- **خوف کا خاتمہ:** طلبہ کو یہ سمجھائیں کہ امتحان زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک مرحلہ ہے۔ مثبت جملوں کا استعمال کریں۔
- **ہدف کا تعین:** ہر طالب علم کی صلاحیت کے مطابق اسے ایک واضح ہدف (Target) دیں۔ ایک اوسط درجے کے طالب علم کو بتائیں کہ وہ کیسے نمبر لے سکتا ہے، جبکہ لائق طلبہ کو پوزیشن کے لیے تیار کریں۔

2. نصاب کی درجہ بندی (Prioritization)

وقت کم اور مقابلہ سخت ہونے کی صورت میں پورے نصاب کو ایک ہی طرح سے لے کر چلنا دانشمندی نہیں۔

- **اہم عنوانات کی فہرست:** گزشتہ پانچ سالہ پیپرز کا تجزیہ کریں اور ان ابواب کی نشاندہی کریں جن میں سے زیادہ سوالات آتے ہیں۔
- **سمارٹ اسٹڈی:** طلبہ کو سکھائیں کہ کن سوالات پر زیادہ وقت صرف کرنا ہے اور کن کو صرف سرسری دیکھنا ہے۔

3. موثر دہرائی کی تکنیک (Revision Strategy)

صرف پڑھ لینا کافی نہیں، اسے یاد رکھنا اصل چیلنج ہے۔ اساتذہ درج ذیل طریقے اپنا سکتے ہیں:

- **ایکٹو ریکال (Active Recall):** طلبہ سے کہیں کہ وہ ٹاپک پڑھنے کے بعد کتاب بند کریں اور اسے اپنے الفاظ میں دہرائیں یا لکھیں۔
- **خلاصہ نویسی:** ہر سبق کے اختتام پر اہم نکات (Keywords) کی ایک فہرست بنوائیں تاکہ آخری لمحے میں دہرائی آسان ہو۔
- **گروپ ڈسکشن:** کلاس کو چھوٹے گروپس میں تقسیم کریں جہاں وہ ایک دوسرے کا ٹیسٹ لیں اور مشکل تصورات واضح کریں۔

4. ٹیسٹ سیشنز اور جوابی پرچہ لکھنے کی مہارت

اکثر بچے بہت محنتی ہوتے ہیں لیکن پرچہ حل کرنے کا طریقہ (Presentation) نہ آنے کی وجہ سے مار کھا جاتے ہیں۔

- **ماک ایگزامز (Mock Tests):** بالکل امتحانی ماحول میں ٹیسٹ لیں۔ اس سے بچوں کا وقت مینج کرنے کا ڈر ختم ہو گا۔
- **لکھائی اور پریزنٹیشن:** مارکر کا استعمال، سرخیوں (Headings) کی ترتیب اور پیپر کے حاشیے لگانے کی مشق کروائیں۔
- **وقت کی تقسیم:** بچوں کو بتائیں کہ معروضی (Objective) اور انشائیہ (Subjective) حصوں کو کتنا کتنا وقت دینا ہے۔

5. انفرادی توجہ اور فیڈ بیک

کلاس میں ہر بچہ ایک ہی رفتار سے نہیں سیکھتا۔

- **کمزور طلبہ کے لیے علیحدہ پلان:** جو بچے کسی خاص مضمون میں کمزور ہیں، ان کے لیے فارغ اوقات میں "ریکوری کلاسز" کا اہتمام کریں۔
- **تعمیری تنقید:** ٹیسٹ چیک کرنے کے بعد صرف نمبر نہ دیں، بلکہ طالب علم کو بتائیں کہ اس نے کہاں غلطی کی اور اسے کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

6. جسمانی صحت اور تناؤ کا انتظام

استاد کی ذمہ داری صرف کتاب تک محدود نہیں ہوتی۔

- طلبہ کو تاکید کریں کہ امتحان کے دنوں میں نیند پوری کریں اور متوازن غذا لیں۔ خالی پیٹ یا نیند کی کمی کے ساتھ دماغ بہتر کام نہیں کرتا۔
- مسلسل 4 گھنٹے پڑھنے کی بجائے، ہر ایک گھنٹے بعد 10 منٹ کا وقفہ لینے کی ترغیب دیں۔

اساتذہ کے لیے خصوصی "امتحانی ایکشن پلان" (چیک لسٹ)

ذیل میں دیئے گئے نکات پر عمل درآمد کر کے اساتذہ اپنی کلاسز کی تیاری کا جائزہ لے سکتے ہیں:

- نصاب کی تکمیل کا جائزہ : کیا تمام اہم ابواب مکمل ہو چکے ہیں اور ان کی بنیادی دہرائی ہو چکی ہے؟
- ماڈل پیپرز کی مشق : کیا بچوں نے کم از کم تین مکمل ماڈل پیپرز مقررہ وقت میں حل کر لیے ہیں؟
- پریزنٹیشن ورکشاپ : کیا بچوں کو مارکر کے استعمال اور حاشیے لگانے کی درست تربیت دے دی گئی ہے؟
- انفرادی کاؤنسلنگ : کیا آپ نے کلاس کے سب سے کمزور پانچ بچوں کے ساتھ الگ سے بیٹھ کر ان کے مسائل سنے ہیں؟
- والدین سے رابطہ : کیا بچوں کے والدین کو ان کی کارکردگی اور گھر میں پڑھائی کے ماحول کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے؟
- نفسیاتی حوصلہ افزائی : کیا آج آپ نے کلاس میں کوئی ایسی بات کی جس سے بچوں کا ڈر ختم ہوا اور ان میں جوش پیدا ہو؟

یہ روڈ میپ اور چیک لسٹ اساتذہ کو ایک منظم طریقے سے آگے بڑھنے میں مدد دے گی، جس کا حتمی نتیجہ طلبہ کی شاندار کامیابی کی صورت میں نکلے گا۔

استاد: کامیابی کا حقیقی معمار

سالانہ امتحانات میں کامیابی صرف رٹہ لگانے کا نام نہیں، بلکہ یہ درست سمت میں کی گئی محنت کا نتیجہ ہے۔ ایک استاد جب منصوبہ بندی، ہمدردی اور مستقل مزاجی کے ساتھ بچوں کی رہنمائی کرتا ہے، تو کامیابی خود بخود قدم چومتی ہے۔ یاد رکھیے، آپ کی تھوڑی سی اضافی توجہ کسی طالب علم کا مستقبل سنوار سکتی ہے۔ آپ کی شفقت اور درست سمت میں دی گئی تھپکی بچے کے اندر چھپی ہوئی غیر معمولی صلاحیتوں کو بیدار کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ یہی وہ مخلصانہ کوشش ہے جو ایک اوسط درجے کے طالب علم کو بھی کامیابی کے بلند ترین مقام تک پہنچا دیتی ہے۔ ایک باصلاحیت استاد صرف نصاب نہیں پڑھاتا بلکہ وہ طالب علم کو خواب دیکھنا اور انہیں حقیقت میں بدلنا سکھاتا ہے۔ اس کی محنت کا اصل ثمر محض اچھے گریڈز نہیں بلکہ ایک خوداعتماد اور باشعور انسان کی صورت میں معاشرے کو ملتا ہے، جو آنے والے کل کا روشن ستارہ بن کر چمکتا ہے۔

مالک خان سیال

اسمارٹ اسٹڈی تکنیکیں — طلبہ کی کامیابی اور اساتذہ کی مؤثر رہنمائی

کم وقت میں زیادہ تیاری

امتحانات کے دنوں میں سب سے عام شکایت یہ ہوتی ہے کہ وقت بہت کم ہے اور نصاب بہت زیادہ۔ حقیقت یہ ہے کہ کامیاب طلبہ وہ نہیں ہوتے جو سب سے زیادہ وقت پڑھتے ہیں بلکہ وہ ہوتے ہیں جو **صحیح طریقے سے پڑھتے ہیں**۔ اسی اصول کو اسمارٹ اسٹڈی کہا جاتا ہے — یعنی کم وقت میں زیادہ، مؤثر اور دیرپا تیاری۔

اسمارٹ اسٹڈی محض ایک تکنیک نہیں بلکہ ایک سوچ ہے، جس میں منصوبہ بندی، ترجیح، سمجھ، دہرائی اور خود اعتمادی سب شامل ہوتے ہیں۔ اساتذہ اگر طلبہ کو یہ مہارت سکھا دیں تو امتحان صرف ایک مرحلہ رہ جاتا ہے، دباؤ نہیں بنتا۔

اسمارٹ اسٹڈی کی بنیاد: درست منصوبہ بندی

کم وقت میں مؤثر تیاری کا پہلا قدم واضح منصوبہ بندی ہے۔ طلبہ کو چاہیے کہ پورے نصاب کو ایک نظر میں دیکھ کر اسے حصوں میں تقسیم کریں — آسان، درمیانہ اور مشکل۔ اساتذہ طلبہ کی مدد کریں کہ وہ **حقیقت پسندانہ اسٹڈی پلان** بنائیں، جس میں ہر مضمون کو اس کی اہمیت کے مطابق وقت دیا جائے۔

📌 **اساتذہ کے لیے رہنمائی:**

طلبہ کو یہ سکھائیں کہ ہر دن کے اختتام پر یہ جانچیں کہ کیا سیکھا اور کل کیا سیکھنا ہے۔ یہ عادت وقت کے ضیاع کو روکتی ہے۔

رٹّا نہیں، سمجھ کر پڑھنا

اسمارٹ اسٹڈی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ رٹّا لگانے کے بجائے مفہوم کو سمجھا جائے۔ جب طالب علم سوال کے پیچھے موجود تصور (Concept) کو سمجھ لیتا ہے تو وہ کسی بھی انداز میں سوال آئے، جواب دے سکتا ہے۔

📌 عملی سرگرمی:

ہر سبق کے بعد طلبہ سے کہیں کہ وہ اسے **اپنے الفاظ میں** ایک دوست یا استاد کو سمجھائیں۔ جو طالب علم سمجھا سکتا ہے، وہی اصل میں سمجھتا ہے۔

ایک وقت میں ایک کام (Single-Task Study)

ایک ہی وقت میں موبائل، کتاب، نوٹس اور باتیں — یہ سب اسمارٹ اسٹڈی کے دشمن ہیں۔ کم وقت میں زیادہ تیاری کے لیے ضروری ہے کہ مطالعہ کے دوران صرف مطالعہ کیا جائے۔

📌 اساتذہ کے لیے رہنمائی:

طلبہ کو 25 منٹ پڑھائی اور 5 منٹ وقفے (Pomodoro Technique) کی عادت ڈالیں۔ اس سے توجہ برقرار رہتی ہے اور تھکن کم ہوتی ہے۔

فعال مطالعہ (Active Learning)

صرف کتاب پڑھتے رہنا مؤثر تیاری نہیں۔ اسمارٹ اسٹڈی میں طالب علم سوال بناتا ہے، نوٹس تیار کرتا ہے، نشانات لگاتا ہے اور خود کو جانچتا ہے۔

📌 عملی سرگرمیاں:

- ہر سبق سے ممکنہ امتحانی سوالات بنوائیں
- اہم نکات کو رنگین پین یا مارکر سے نمایاں کروائیں
- سبق کے آخر میں 3 سوال خود سے پوچھنے کی عادت ڈالیں

دہرائی (Revision) کی اسمارٹ حکمتِ عملی

بغیر دہرائی کے تیاری ادھوری رہتی ہے۔ مگر ساری کتاب دوبارہ پڑھنا وقت کا ضیاع ہو سکتا ہے۔ اسمارٹ دہرائی کا مطلب ہے: **اہم نکات، فارمولے، تعریفیں اور خلاصے۔**

📌 اساتذہ کے لیے رہنمائی:

طلبہ کو سکھائیں کہ دہرائی ہمیشہ مختصر نوٹس، فلیش کارڈز یا ذہنی نقشوں (Mind Maps) کے ذریعے کریں۔

سوالات حل کرنے کی مشق

کم وقت میں تیاری کا بہترین طریقہ سوال حل کرنا ہے۔ اس سے طالب علم کو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کہاں کھڑا ہے اور کہاں مزید محنت درکار ہے۔

📌 عملی سرگرمی:

طلبہ سے کہیں کہ پرانے امتحانی سوالات کو وقت مقرر کر کے حل کریں، پھر خود یا استاد کے ساتھ جائزہ لیں۔

امتحانی وقت کی مینجمنٹ کی تربیت

اسمارٹ اسٹڈی صرف پڑھنے تک محدود نہیں بلکہ پرچہ حل کرنے کی مہارت بھی سکھاتی ہے۔ وقت کی درست تقسیم، آسان سوال پہلے اور مشکل بعد میں — یہ سب کامیابی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

اساتذہ کے لیے رہنمائی:

کلاس میں **ماک ٹیسٹ** کروائیں تاکہ طلبہ حقیقی امتحانی ماحول سے مانوس ہو سکیں۔

ذہنی سکون اور خود اعتمادی

کم وقت میں زیادہ تیاری اسی وقت ممکن ہے جب ذہن پر سکون ہو۔ مناسب نیند، متوازن غذا اور مثبت سوچ اسمارٹ اسٹڈی کا لازمی حصہ ہیں۔

اساتذہ کا کردار:

طلبہ کو بار بار یہ احساس دلائیں کہ محنت ضائع نہیں جاتی۔ خوف کے بجائے اعتماد پیدا کریں۔

والدین، اساتذہ اور طلبہ کی مشترکہ حکمتِ عملی

اسمارٹ اسٹڈی اس وقت سب سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے جب گھر اور اسکول ایک ہی پیغام دیں:

کم وقت میں درست طریقے سے محنت۔

اساتذہ کا کام صرف پڑھانا نہیں بلکہ **پڑھنے کا طریقہ سکھانا** ہے۔ یہی وہ فرق ہے جو عام اور بہترین اسکول میں ہوتا ہے۔

اختتامی کلمات

کم وقت میں زیادہ تیاری دراصل اس سوچ کا نام ہے جس میں محنت کو عقل، نظم اور ترجیح کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ جب طالب علم یہ سمجھ لیتا ہے کہ ہر گھنٹہ برابر نہیں ہوتا بلکہ درست طریقے سے استعمال کیا گیا وقت ہی اصل سرمایہ ہے، تو اس کی تیاری کا انداز بدل جاتا ہے۔ اسمارٹ اسٹڈی تکنیکیں طلبہ کو یہ سکھاتی ہیں کہ کیا پڑھنا ہے، کیسے پڑھنا ہے اور کب دہرائی کرنی ہے، جبکہ اساتذہ کی مسلسل رہنمائی اس عمل کو مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے۔ یوں امتحان خوف یا دباؤ کی علامت نہیں رہتا بلکہ اپنی صلاحیتوں کو بہتر انداز میں ظاہر کرنے کا ایک مثبت موقع بن جاتا ہے ۔

اسی طرح، اس پورے عمل میں اساتذہ کا کردار محض نصاب مکمل کروانے تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ طلبہ کے لیے رہنما، مربی اور حوصلہ افزا کردار بن جاتے ہیں۔ جب سمت واضح ہو، حکمتِ عملی متوازن ہو اور اعتماد ساتھ ہو تو محنت بوجھ نہیں بنتی بلکہ کامیابی کی سیڑھی بن جاتی ہے۔ یہی پیغام یہ آرٹیکل بھی دیتا ہے کہ طلبہ اور اساتذہ دونوں کو روایتی انداز سے ہٹ کر سوچنا ہوگا، تاکہ کم وقت میں کی جانے والی تیاری زیادہ مؤثر، دیرپا اور نتیجہ خیز ثابت ہو سکے — کیونکہ اصل کامیابی محنت میں نہیں، بلکہ درست سمت میں کی گئی محنت میں ہے

اصغر حمید

استاد اور سوشل میڈیا

کردار، حدود اور ذمہ داریاں

اکیسویں صدی اور استاد

اکیسویں صدی میں سوشل میڈیا زندگی کے ہر شعبے پر اثر انداز ہو چکا ہے۔ معلومات کا تبادلہ، اساتذہ اور طلبہ کا باہمی رابطہ، تعلیمی وسائل تک رسائی، اور تعلیمی مباحث——سب کچھ چند کلکس کی دوری پر ہے۔ ایسے ماحول میں استاد کا کردار مزید بڑھ گیا ہے۔ استاد اب صرف کلاس روم تک محدود نہیں رہا بلکہ ڈیجیٹل دنیا میں بھی ایک رول ماڈل کی حیثیت رکھتا ہے۔ سوشل میڈیا کے فوائد اپنی جگہ، مگر اس کے غلط یا غیر ذمہ دارانہ استعمال سے استاد کی شخصی ساکھ، ادارے کی شہرت اور طلبہ کی تربیت پر منفی اثرات بھی پڑ سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ استاد سوشل میڈیا کے استعمال میں واضح حدود، اخلاقی سوچ اور پیشہ ورانہ احتیاط اختیار کرے۔

استاد کا کردار - سوشل میڈیا کے تناظر میں

علمی و فکری رہنمائی

سوشل میڈیا استاد کو ایک وسیع تر علمی معاشرے سے جوڑتا ہے۔ استاد اپنی پوسٹس، لیکچرز، نوٹس اور ویڈیوز کے ذریعے طلبہ اور عام قارئین کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ تحقیق کے رجحان کو فروغ دینا، مثبت مباحث کی حوصلہ افزائی اور غلط معلومات کی تصحیح بھی استاد کا اہم کردار ہے۔

ڈیجیٹل رول ماڈل

طلبہ اپنے استاد کی ہر سرگرمی کا اثر لیتے ہیں۔ آن لائن رویے——جیسے گفتگو کا انداز، اختلاف رائے کا طریقہ، اخلاقی سنجیدگی، الفاظ کا انتخاب——سب کچھ طلبہ کے سامنے ایک نمونہ بن جاتا ہے۔ استاد کا کردار صرف پڑھانے تک نہیں بلکہ آن لائن اخلاقیات میں بھی رہنمائی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

حدود — سوشل میڈیا پر استاد کو کیا نہیں کرنا چاہیے؟

ادارے یا طلبہ کی حساس معلومات

کسی بھی طالب علم کی تصویر، نتائج، یا نجی معلومات سوشل میڈیا پر شیئر کرنا پیشہ ورانہ اخلاقیات کے خلاف ہے۔اس سے قانونی پیچیدگیاں بھی پیدا ہو سکتی ہیں۔

جذباتی، سیاسی و مذہبی بحثیں سے اجتناب

استاد کی رائے اہم ضرور ہے، لیکن سوشل میڈیا پر تیز جذبات، نفرت انگیزی یا اختلافی موضوعات پر بحث اس کی پیشہ ورانہ شناخت کو متاثر کر سکتی ہے۔اور طلبہ و دیگر لوگوں کے لیے بری مثال قائم ہو سکتی ہے۔استاد دوسروں کے لیے رول ماڈل ہوتا ہے۔اس لیے غیر ضروری جذباتی، سیاسی، اور مذہبی بحث و مباحثہ سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔تاکہ لوگوں کے لیے ایک بہترین رول ماڈل کا کردار ادا کیا جاسکے۔

طلبہ کے ساتھ غیر ضروری رابطہ سے بچنا

سوشل میڈیا بچوں کے ساتھ استاد–شاگرد کے تعلق کو غلط رخ بھی دے سکتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ تعلقات میں پیشہ ورانہ فاصلہ رکھا جائے، عمومی رہنمائی کی جائے اور ذاتی چیٹس، غیر رسمی اور غیر ضروری رابطوں سے حتی الامکان پرہیز کیا جائے۔ایک بہترین استاد کے لیے یہ بہت بڑا امتحان ہوتا ہے کہ وہ اپنے طلبہ کی رہنمائی بھی کرتا ہے اور ان سے مناسب فاصلہ بھی رکھتا ہے۔

غیر اخلاقی اور غیر معیاری مواد کی تشہیر سے اجتناب

استاد کی ہر پوسٹ، تصویر، ویڈیو یا تبصرہ اس کی ساکھ اور شخصیت کی نمائندگی کرتا ہے۔طلبہ اس سے گہرا اثر لیتے ہیں۔اسے فالو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔اس لیے ایسی پوسٹس جن سے پیشہ ورانہ اور اخلاقی اعتبار کو نقصان پہنچے، مکمل طور پر قابلِ اجتناب ہیں۔استاد کو ہر حال میں ذمہ دار معلومات کا سفیر ہونا چاہیے۔ ہر شیئر کی گئی خبر یا رائے اس کی سنجیدگی اور قابلیت کا آئینہ ہوتی ہے۔ ہر پوسٹ سے پہلے سوچیں:
"کیا یہ میری پیشہ ورانہ زندگی کے مطابق ہے؟ کیا یہ کسی کی دل آزاری کا باعث تو نہیں؟ کیا یہ معلوماتی اور مثبت ہے؟"

ذمہ داریاں ـــــ استاد کیسے بہترین طور پر سوشل میڈیا استعمال کرے؟

صرف تعلیمی مواد کی تشہیر

سوشل میڈیا ایک ٹول ہے۔ جیسے تلوار بذات خود کوئی بری چیز نہیں جس کے ہاتھ میں ہے اس کے استعمال پر منحصر ہے کہ وہ اس کا استعمال کیسے کرتا ہے۔ سوشل میڈیا سے بہتر استفادہ کیا جانا چاہیے۔ اساتذہ اپنے تجربات، نوٹس، ویڈیوز، مختصر لیکچرز، کتابوں کے خلاصے اور مفید لنکس شیئر کر کے وسیع تر تعلیمی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

تعمیری مباحث میں شرکت

استاد قوم کا معمار ہوتا ہے۔ اس کا وقت اور صلاحیت بہت اہم ہے۔ اس لیے اسے سوشل میڈیا پر ہر اس تعمیری مباحثہ میں حصہ لیان چاہیے جو اسکولوں کی بہتری، نئی تعلیمی تکنیکیں، سیکھنے کے تجربات، STEAMاور ٹیکنالوجی سے متعلق معاشرے میں تعلیمی شعور پیدا کرتا ہے۔ اسے اچھے اور تعمیری بحث و مباحثہ کو رواج دینا چاہیے۔ تاکہ دوسرے لوگوں اور بالخصوص اس کے طلبہ کے لیے ایک رول ماڈل ثابت ہو۔ وہ اس سے استفادہ کریں۔

وقت کا صحیح استعمال

وقت زندگی ہے۔ اور وقت کی قدر ہی اصل سرمایا ہے۔ جو لوگ وقت کی قدر کرتے ہیں۔ وقت انہی کی قدر کرتا ہے۔ سوشل میڈیا کے استعمال میں وقت ضائع ہونا ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس کے مثبت پہلوؤں کے ساتھ منفی یہ ہے کہ یہاں وقت کے ضیاع کا بہت بڑا خدشہ ہے۔ جوکہ ایک استاد کا وقت بہت قیمتی ہے۔ استاد کو طے شدہ اوقات میں ہی استعمال کرنا چاہیے تاکہ تدریس، تیاری اور ذاتی زندگی متاثر نہ ہو۔

مستند معلومات اور ذمہ دارانہ شیئرنگ

سوشل میڈیا پر خبروں، معلومات اور مواد کی بھرمار ہوتی ہے۔ چیزیں ایک طرف سے دوسری طرف شئیر کی جارہی ہوتی ہیں۔ اس میں مستند بھی ہوتی ہیں، اور غیر مصدقہ بھی۔ اگر بغیر تحقیق کے ہو بہو انہیں آگے پھیلا دیا جائے تو اس سے معاشرے میں بڑی خرابیوں کا خدشہ ہے۔ ضرورت ہے کہ کوئی عام آدمی بھی غیر مصدقہ خبروں کو آگے نہ پھیلائے۔ اور ایک ذمہ دار استاد کے لیے تو بہت ضروری ہے کہ معلومات کو بغیر تحقیق آگے نہ پھیلائے۔ استاد کی ذمہ داری ہے کہ معلومات کی درستگی کو یقینی بنائے اور طلبہ کو بھی اسی روش کی تعلیم دے۔

ارسلان شاکر

رفتہ رفتہ اس سے پھر سارا جہاں روشن ہوا

غزالی سکول اخلاص پور، نارووال

اخلاص پور، ضلع نارووال کا ایک باوقار اور تاریخی قصبہ ہے جو تحصیل شکر گڑھ میں پاک–بھارت سرحد کے قریب واقع ہے۔ یہ قصبہ نہ صرف یونین کونسل کا صدر مقام ہے بلکہ اس کے گردونواح میں متعدد چھوٹے دیہات آباد ہیں، جن کی مجموعی آبادی تقریباً دو ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے۔ سرحدی پٹی میں واقع ہونے کے باعث یہاں کے لوگ سادگی، محنت اور قومی شعور سے آراستہ ہیں، تاہم ماضی میں معیاری تعلیمی اداروں کی کمی اس علاقے کے بچوں کی ترقی میں ایک بڑی رکاوٹ رہی۔ ایسے ماحول میں غزالی سکول اخلاص پور کا قیام محض ایک تعلیمی منصوبہ نہیں بلکہ فکری، اخلاقی اور سماجی بیداری کی ایک مضبوط بنیاد ثابت ہوا۔

غزالی سکول اخلاص پور کی بنیاد 2002ء میں رکھی گئی۔ یہ وہ وقت تھا جب اس علاقے میں تعلیمی سہولیات نہایت محدود تھیں۔ سکول کا آغاز نہایت سادہ مگر خلوص سے بھرپور تھا: ایک کمرہ، ایک استاد اور چند طلبہ۔ افتتاحی تقریب میں محترم مشتاق احمد مانگٹ صاحب نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی، جس نے اس نوخیز ادارے کو حوصلہ اور اعتماد بخشا۔ اس ادارے کے پہلے اور بانی پرنسپل محترم طارق محمود صاحب تھے، جنھوں نے ابتدائی دنوں میں نہایت استقامت کے ساتھ اس تعلیمی پودے کی آبیاری کی۔ آج وہ غزالی سکول ڈوگراڈا میں بطور پرنسپل خدمات انجام دے رہے ہیں، جو ان کے سفرِ تعلیم کی تسلسل کی علامت ہے۔

غزالی سکول اخلاص پور کی ایک قابلِ فخر خصوصیت یہ ہے کہ یہاں کی ابتدائی جماعتوں کے طلبہ آج عملی زندگی میں نمایاں مقام حاصل کر چکے ہیں۔ وہ چہارم جماعت جو اس وقت سنٹر کلاس تھی، آج اس کے بیشتر طلبہ اعلیٰ سرکاری مناصب پر فائز ہیں؛ کوئی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب ہوا، کوئی ڈاکٹر بنا، اور کوئی ریاستی اداروں میں خدمات انجام دے رہا ہے۔

آج غزالی سکول اخلاص پور علاقہ بھر میں ایک معتبر، مثالی اور ترجیحی تعلیمی ادارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ سکول اس وقت ہائی سکول کا درجہ رکھتا ہے اور طلبہ وطالبات کی مجموعی تعداد 1060 ہے، جبکہ بوائز اور گرلز کے علیحدہ علیحدہ کیمپس قائم ہیں۔ ادارے کے پاس غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی ملکیت تیس کمروں پر مشتمل شاندار اور وسیع عمارت موجود ہے، جبکہ اضافی ضرورت کے تحت دو کنال اراضی پر آٹھ کمروں کی عمارت کرائے پر حاصل کی گئی ہے۔ 45 محنتی مرد وخواتین اساتذہ پورے انہماک سے طلبہ کی تعلیمی واخلاقی تربیت میں مصروف ہیں۔

تعلیمی نتائج کے حوالے سے غزالی سکول اخلاص پور ضلع بھر میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔ رواں سال میٹرک کے ایک طالب علم نے 1140 نمبر حاصل کر کے ادارے کی روایتِ امتیاز کو برقرار رکھا۔ مزید برآں، پچھلے پانچ برسوں سے مسلسل سائنس میلہ منعقد کیا جا رہا ہے، جس میں محکمہ تعلیم کے افسران، معززینِ علاقہ اور والدین بڑی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔ ادارہ اپنے نصب العین **"اسلامی تربیت، معیاری تعلیم"** پر پوری سنجیدگی سے عمل پیرا ہے۔ سکول سے متصل جامع مسجد میں طلبہ باقاعدگی سے ظہر کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، جو تربیتِ کردار کا عملی مظہر ہے۔

ادارہ کے اساتذہ میں کئی وہ افراد شامل ہیں جو خود اسی ادارے کے سابقہ طلبہ رہے ہیں۔ محترم اشفاق احمد صاحب ابتدا ہی سے ادارے کے ساتھ وابستہ ہیں اور ادارہ جاتی استحکام میں ان کا کردار قابلِ تحسین ہے۔ غزالی سکول اخلاص پور کے فارغ التحصیل طلبہ آج مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ضلع نارووال کے اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر (ADHO)، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کے میڈیکل آفیسر، پاک فوج، پاک بحریہ، پولیس اور دیگر قومی اداروں میں خدمات انجام دینے والے کئی افسران اسی ادارے کی پہچان ہیں۔ خود پرنسپل کا بیٹا بھی سب انسپکٹر پولیس کے منصب پر فائز ہے، جو غزالی تربیت کا عملی ثبوت ہے۔

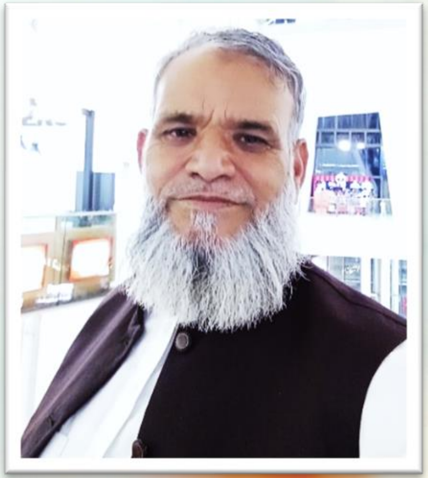

میری وابستگی غزالی سکول اخلاص پور سے ستمبر 2005ء میں بطور پرنسپل شروع ہوئی، جب یہ ادارہ محدود وسائل، کم طلبہ اور بنیادی سہولیات کی کمی جیسے چیلنجز سے گزر رہا تھا۔ اس وقت نہ چار دیواری تھی اور نہ ہی واضح راستہ، مگر ایک مضبوط یقین تھا کہ اگر نیت خالص ہو تو راستے خود بنتے چلے جاتے ہیں۔ میں نے غزالی کو محض ایک ملازمت نہیں بلکہ ایک مشن سمجھ کر اپنایا اور اسی جذبے کے تحت اس ادارے کی تعمیر میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کیں۔ میرا ایمان ہے کہ غزالی سکول اخلاص پور کی اصل طاقت اس کی اسلامی تربیت، مضبوط نظم وضبط اور وہ اعتماد ہے جو والدین نے ہم پر کیا۔ ان شاءاللہ یہ ادارہ آئندہ بھی علم و کردار کی روشنی پھیلاتا رہے گا۔

پرنسپل محمد یونس احسن

آباد ہونے کو ہے اک جہاں

غزالی پریمئر سکول، مرزا ورکاں (نواب صادق عباسی کیمپس)

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا شمار وطن عزیز کی ممتاز تعلیمی تنظیمات میں ہوتا ہے جو گزشتہ تین دہائیوں سے ملک کے دیہی علاقوں میں معیاری اور اسلامی واخلاقی اقدار پر مبنی تعلیم کے فروغ کے لیے سرگرم ہے۔ اس وقت غزالی فاؤنڈیشن کے تحت 850 سے زیادہ تعلیمی اداروں میں ایک لاکھ پچیس ہزار سے زائد طلبہ وطالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

غزالی پریمئر سکول مرزا ورکاں، ضلع شیخوپورہ میں غزالی فاؤنڈیشن کا ایک معیاری تعلیمی ادارہ ہے جو آبادی کی ضروریات اور مستقبل کے تعلیمی تناظر کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم کیا گیا ہے۔ ریاست بہاولپور کے تعلیم دوست حکمران نواب صادق محمد خان عباسی مرحوم کے نام سے موسوم اس کیمپس کے لیے زمین محترم عرفان احمد صاحب نے عطیہ کی ہے جبکہ اس پر ایک بامقصد اور شان دار عمارت کی تعمیر محترمہ شمیم اختر صاحبہ نے کروائی ہے۔

ان شاءاللہ یہ ادارہ مرزا ورکاں اور قرب وجوار کے بچوں کے لیے معیاری تعلیم، اخلاقی تربیت اور روشن مستقبل کی ضمانت فراہم کرے گا۔

نمایاں خصوصیات:

وسیع اور بامقصد تعمیر شدہ عمارت:

غزالی پریمئر سکول مرزا ورکاں ڈیڑھ ایکڑ اراضی پر ایک بامقصد تعلیم دوست ماحول کے مطابق تیار کی گئی عمارت میں قائم ہے جس میں طلبہ کے لیے کلاس رومز، کمپیوٹر لیب، سائنس لیبس، کھیل کے میدان، کیفے ٹیریا اور دیگر سہولیات منصوبہ بندی کے تحت مہیا کی گئی ہیں۔

سٹیم ایجوکیشن، روبوٹکس، آئی ٹی اور اے آئی کی تعلیم:

سکول میں معیاری کمپیوٹر لیب کے ذریعے سائنس اور ٹیکنالوجی کی مربوط لرننگ STEM کورسز، روبوٹکس اور کمپیوٹر کی بنیادی مہارتوں کو روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ پڑھایا جاتا ہے اور بچوں کو ان پر مشتمل پراجیکٹس کروائے جاتے ہیں۔ بچوں کے پراجیکٹس پر مشتمل نمائش کا اہتمام بھی وقتاً فوقتاً کیا جاتا ہے۔

ابتدائی تعلیم کے لیے جدید کلاس رومز:

طلبہ وطالبات کی بہترین تعلیم بنیاد بنانے کے لیے مانٹیسوری میٹریلز پر مشتمل اور جدید تعلیم معاونات سے آراستہ Early Childhood Education کلاس روم تیار کیے گئے ہیں۔

کیریئر کونسلنگ:

طلبہ کی صلاحیتوں، دلچسپیوں اور رجحانات کی جانچ کے لیے کیریئر کونسلنگ ورکشاپس کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں ملک کے معروف اداروں کے ذریعے طلبہ کی ان کی کیریئرز کے متعلق رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

سپوکن انگلش کلاسز:

انگریزی کی روایتی تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ میں انگریزی بولنے کی استعداد پیدا کرنے کے لیے سپوکن انگلش کلاسز کا اہتمام کیا گیا ہے، نیز انگریزی میں کمزور طلبہ کے لیے علیحدہ سے کوچنگ کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

اسلامی تربیت اور کردار سازی:

غزالی سکول میں اسلامی اقدار، اخلاقیات اور مثبت رویوں کی بنیاد پر طلبہ کی متوازن شخصیت کی تعمیر پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔اس مقصد کے لیے خصوصی طور پر تیار کی گئی تعمیر سیرت کتب کے ساتھ ساتھ دیگر علمی وادبی سرگرمیوں اور مقابلہ جات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

تعلیمی جائزہ کا موثر نظام:

امتحانات کی تیاری، سبجیکٹ وائز کارکردگی اور مجموعی نتائج کے تجزیے کے لیے سافٹ ویئر اور تعلیمی پورٹ فولیوز کے ذریعے جائزے کا مربوط اور معیاری نظام قائم کیا گیا ہے۔

داخلے کا طریقہ کار:

داخلہ لینے کے لیے رجسٹریشن فارم لے کر ایڈمن آفس میں جمع کروایئے۔

داخلہ ٹیسٹ کی تاریخ کی اطلاع آپ کو بذریعہ فون دی جائے گی۔

ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد داخلہ کنفرم کیا جائے گا۔ جس کے لیے آپ کو پراسپیکٹس اور داخلہ فارم دیا جائے گا۔

جماعت پلے گروپ تا پنجم بوائز گرلز جبکہ جماعت ششم میں صرف گرلز کو داخلہ دیا جائے گا۔ داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہو گا۔

ارسلان شاکر

سونے اور جاگنے کے آداب

نیند انسان کی زندگی کا وہ خاموش مگر نہایت اہم حصہ ہے جو جسمانی صحت، ذہنی سکون اور روحانی تازگی کا ضامن ہے۔ دن بھر کی مشقت کے بعد سونا اور صبح بیدار ہونا محض ایک فطری عمل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "اور ہم نے تمہاری نیند کو راحت کا ذریعہ بنایا" (النبا: 9)۔

اسلام نے زندگی کے ہر پہلو کی طرح سونے اور جاگنے کے لیے بھی واضح اور بابرکت آداب عطا کیے ہیں تاکہ انسان کی نیند غفلت نہیں بلکہ سکون، حفاظت اور اجر کا ذریعہ بن جائے، اور اس کی بیداری شکر، عبادت اور مثبت عمل کے ساتھ شروع ہو۔

- باوضو سونا
- بستر جھاڑ کر لیٹنا
- مسنون دعائیں پڑھنا
- داہنی کروٹ پر سونا
- دل کو صاف کر کے سونا

- اللہ کا شکر ادا کرنا
- آہستگی اور سکون سے اٹھنا
- ہاتھ دھونا
- فجر کی تیاری
- مثبت آغاز

سرگرمی: سلیپ روٹین چارٹ

مقصد : وقت کی پابندی

طریقہ : ایک ہفتے کا سونے اور جاگنے کا چارٹ بنا کر مکمل کروایا جائے۔

سرگرمی: دعاؤں کی یادداشت

مقصد: مسنون دعاؤں کو یاد کروانا

طریقہ: سونے اور جاگنے کی دعاؤں کو نظم یا گروہی انداز میں دہرایا جائے۔

سونے اور جاگنے کے آداب ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کا کوئی لمحہ بے مقصد نہیں ہوتا۔ اگر نیند بھی سنت اور دعا کے ساتھ ہو تو وہ عبادت بن جاتی ہے، اور اگر بیداری شکر اور نماز سے شروع ہو تو پورا دن خیر و برکت سے بھر جاتا ہے۔ قرآن و سنت کی یہ تعلیمات انسان کو نظم، طہارت، شکر گزاری اور ذمہ داری کا شعور عطا کرتی ہیں۔

آیئے ہم اپنی راتوں کو سکون اور اپنی صبحوں کو عبادت سے آراستہ کریں، تاکہ ہماری زندگی اللہ کی رضا کے قریب تر ہو جائے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں سونے اور جاگنے کے ان بابرکت آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Faith-Vision-Responsibility

GHAZALI PREMIER HIGH SCHOOL/COLLEGE

GEF

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

2026 Admissions

Open Now

Admissions are open in **Pre 9th** Class on limited seats. Students studying in 8th are eligible to apply.

100% Scholarship

For Boys

Ghazali Premier School & College

A Project of Ghazali Education Foundation

Registration
15 Jan 2026

Admission Test
20-25 Jan 2026

Commencement of Classes
02 Feb 2026

0333-1213653

1-Km, Raiwind Road, Sunder, Lahore

غزالی سکولز میں سٹیم فیئرز کا انعقاد

موجودہ دور میں STEM (سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی) صرف مضامین نہیں بلکہ وہ بنیادی مہارتیں ہیں جو طلبہ کو سوچنے، سمجھنے اور مسائل حل کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ STEM تعلیم طلبہ میں تحقیق، تخلیق، تجسس اور عملی سیکھنے کے رجحان کو فروغ دیتی ہے جو مستقبل کی دنیا کے لیے ناگزیر ہے۔

اسی وژن کے تحت **غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن** کے سکولز میں درج ذیل شیڈول کے مطابق باقاعدہ STEM Fairs کا انعقاد کیا جارہا ہے، جہاں طلبہ اپنے سائنسی آئیڈیاز، ماڈلز اور پراجیکٹس کے ذریعے Project-Based Learning کا عملی مظاہرہ کریں گے۔ یہ فیئرز نہ صرف طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کریں گے بلکہ انہیں جدید سائنسی تصورات سے مؤثر انداز میں جوڑیں گے۔

نمبر شمار	تاریخ	دن	سنٹر	سکول
1	18 دسمبر 2025	جمعرات	غزالی سکول اخلاص پور، نارووال	اخلاص پور، اڈہ ڈوگر
2	21 جنوری 2026	بدھ	میانوالی	تری خیل، عالم خیل، گئوشالہ
3	22 جنوری 2026	جمعرات	غزالی سکول محمودوالہ، بھکر	محمودوالہ، روڑی پیپلاں، کندیاں
4	23 جنوری 2026	جمعہ	غزالی سکول بہل، بھکر	بہل، کروڑ، شاہ پور
5	27 جنوری 2026	منگل	غزالی سکول 343 گ ب، ٹوبہ ٹیک سنگھ	343 گ ب
6	31 جنوری 2026	ہفتہ	غزالی سکول 79 ج ب فیصل آباد	76 ج ب، 77 ج ب، 78 ج ب، 79 ج ب
7	فروری 2026		غزالی پریمیئر سکول ملتان	GPS ملتان، 8 کسی
8	25 مارچ 2026	بدھ	غزالی سکول ہردیو، شیخوپورہ	ہردیو، ملیاں کلاں، صفدر آباد، مرید کے
9	26 مارچ 2026	جمعرات	غزالی سکول دھریمہ، سرگودھا	دھریمہ بوائز گرلز، 2 RD
10	28 مارچ 2026	ہفتہ	غزالی سکول اڈہ پل 93، فیصل آباد	اڈہ پل 93 بوائز گرلز
11	30 مارچ 2026	سوموار	تعمیر ملت گرلز ہائی سکول دیپالپور، اوکاڑہ	تعمیر ملت گرلز ہائی سکول دیپالپور،
12	31 مارچ 2026	منگل	غزالی سکول 427/6R بہاولنگر	چک 427، چک 68

رکھ کر نبیؐ کو سامنے آرائشِ کردار کر

(مرحلہ سوم)

مطالعہ سیرت النبیؐ مقابلہ جات

مطالعہ سیرت النبی ﷺ پروجیکٹ (مرحلہ سوم) کے تحت غزالی کے 116 سکولوں کے 7,231 طلبہ و طالبات نے سیرتِ نبویؐ کی تین کتب (ہمارے رسول پاکؐ، سب سے بڑا انسان اور محمد عربیؐ) کا مطالعہ کیا۔ اس مرحلے کے تحت منعقدہ مقابلوں میں 63 سکولوں کے 820 طلبہ و طالبات نے چار مقابلہ جات (خطاطی، مصوری، حاصل مطالعہ تقریری اور ماڈل ڈیزائننگ) میں اپنی بہترین تخلیقات ارسال کیں۔

یہ طلبہ و طالبات انعام یافتگان قرار پائے ہیں:

پہلے 3 پوزیشن ہولڈرز طلبہ کو بالترتیب 7000، 5000 اور 3000 روپے جبکہ اعزازی انعام یافتگان کو 2000 روپے بطور انعام دیے جائیں گے

خطاطی

1st
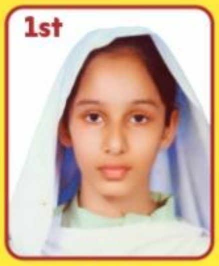
علشبہ عثمان
تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ

2nd

ریحان طارق
غزالی سکول 78، فیصل آباد

3rd

نور اشرف
تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ

مصوری

1st

حسن راشد
غزالی سکول عالم خیل، میانوالی

2nd

علیشہ
تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ

3rd

سیدہ پری زا
غزالی سکول 78، فیصل آباد

حاصل مطالعہ

1st

کبریٰ سرور
غزالی سکول بہل، بھکر

2nd

زُہرہ ندیم
غزالی سکول بٹگرڑ، مانسہرہ

3rd

زنیرہ بشیر
غزالی سکول میرا موہرا، راولپنڈی

ماڈل ڈیزائننگ

1st

عروہ افتخار
غزالی سکول عالم خیل، میانوالی

2nd

محمد ابوبکر
غزالی سکول عالم خیل، میانوالی

3rd

ایمان خالد
غزالی سکول 78، فیصل آباد

خطاطی (اعزازی انعامات)	حمنہ نور	غزالی سکول کامرہ، اٹک
	اثمر مقبول	غزالی سکول 78، فیصل آباد
	ایمن	تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ
	عائشہ نور	غزالی سکول 78، فیصل آباد
	مسکان نواز، فاطمہ احمد	غزالی سکول دھریمہ، سرگودھا

مصوری (اعزازی انعامات)	محمد حذیفہ	غزالی سکول کروڑ، لیہ
	محمد اسماعیل	غزالی سکول بٹگرڑ، مانسہرہ
	عروج شاہد	تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ
	نور فاطمہ	غزالی سکول 78، فیصل آباد
	دانیال حسین	GGPS کنہاہدہ وویرن، راولپنڈی

حاصل مطالعہ (اعزازی انعامات)	صالحہ اختر	غزالی سکول بہل، بھکر
	آسیہ بی بی	GPS ٹھٹہ، اٹک
	عروبہ بی بی	غزالی سکول برہان، اٹک
	عدن	تعمیر ملت دیپالپور، اوکاڑہ
	پاکیزہ	غزالی سکول شیروکی، شیخوپورہ

خصوصی انعام۔ بہترین سکول: غزالی سکول 78 فیصل آباد کے 100 سے زائد طلبہ کی شاندار شرکت پر پرنسپل ڈاکٹر ریاست علی صاحب خصوصی انعام 5000 روپے کے حقدار قرار پائے ہیں

زیرِ انتظام: ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

مطالعہ سیرت پروجیکٹ (مرحلہ سوم)

چند تخلیقات کی ایک جھلک

GHAZALI EDUCATION FOUNDATION

الف لیلہ Alif Laila

Digital Library

at Ghazali Schools

Introducing the Alif Laila Kids Digital Library, Empowering Future Readers

Research and Development Department

غزالی سکولز میں زیرِ تعلیم طلبہ وطالبات کی صلاحیتوں کی نشو ونمااوران کے اندر ہمہ جہت اوصاف کی بالیدگی ہماری اولین ترجیح ہے۔اسی مقصد کے تحت طلبہ میں مطالعے کی عادت کوفروغ دینے کے لیے آج الف لیلیٰ کے اشتراک سے غزالی سکول مریدکے، صفدرآباد، عبداللہ پور، شیروکے، شیخوپورہ میں ڈیجیٹل لائبریری کا باقاعدہ آغاز کیا گیاہے۔اس ڈیجیٹل لائبریری میں بچوں کے لیے ہزاروں معیاری کتب پر مشتمل ذخیرہ موجود ہے، جس سے طلبہ وطالبات اپنے موبائل فونز کے ذریعے اساتذہ کی جانب سے تجویز کردہ کتب کا مطالعہ کرسکیں گے۔یہ اقدام طلبہ میں علمی ذوق، فکری وسعت اور خود مطالعے کی عادت کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ان شاءاللہ

اسلامی جمعیت طلبہ اور بزمِ پیغام سکولوں اور کالجوں میں کام کرنے والی صالح نوجوانوں کی تنظیمیں ہیں، جن کا نصب العین اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق انسانی زندگی کی تعمیر اور نیکی کے فروغ پر مبنی ہے۔

اسی مقصد کے تحت اسلامی جمعیت طلبہ شیخوپورہ اور غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اشتراک سے دو روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا، جس میں مختلف موضوعات پر سیشنز اور متنوع سرگرمیاں شامل تھیں۔ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے طلبہ سے خطاب کیا۔

موضوعات: درس قرآن، درس حدیث، کارکنان کے باہمی تعلقات، ہم اور ہمارا کام، سٹوری نائیٹ، سکولز میں بزم پیغام کا کام، گروپ ڈسکشن

ضلع شیخوپورہ کے پانچ بڑے **غزالی سکولز (ہردیو، ملیاں کلاں، مریدکے، صفدر آباد، شیر وکے)** کے 41 طلبہ نے اس کیمپ میں شرکت کی۔ شاہین ولاز میں منعقدہ اس تربیتی ورکشاپ کے دوران طلبہ نے تقاریر، کھیل، گروپ ڈسکشن اور دیگر سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیا اور نمایاں کارکردگی پر انعامات بھی حاصل کیے۔